

لُقْسِيَّاتِي وَجِسْمِيَّاتِي

صَحِّتْ كَارِاسْتَهُ (طَرِيقَهُ)

تقديم
فضيلة الشيخ
عبدالله بن عبد الرحمن الجبرين

مترجم
شمس الحق بن الخطاب

المكتب التعاوني للدعوة والإرشاد وتوعية الجاليات بالشمال

الرياض ١١٤١٨ ص. ب ٣١٧١٧ هاتف: ٤٢٠٠٦٢٠ ناسوخ ٤٢٢١٩٠٦

نفسياتي و جسماني صحت كا

راسته (طريقه)

إعداد

فضيلة الشيخ / عبد الله بن عبد العزيز العيدان

مترجم

شمس الحق بن اشتقاق الله

المكتب التعاوني للدعوة والإرشاد وتوعية الجاليات بالشفا

الرياض ١١٤١٨ ص.ب ٣١٧١٧ هاتف: ٤٢٠٠٦٢٠ ناسوخ ٤٢٢١٩٠٦



المكتب التعاوني للدعوة والإرشاد وتوعية الجاليات بالشفا ، ١٤٢٣هـ

فهرسة مكتبة الملك فهد الوطنية أثناء النشر

العيدان ، عبدالله بن عبدالعزيز
طريقك إلى الصحة النفسية والعضوية / ترجمة شمس الحق اشراق الله - الرياض .
٨٨ ص ، ١٧x١٢ سم
ردمك : ٩ - ٤٥ - ٨٤٣ - ٩٩٦٠
(النص باللغة الأوروبية)
١- الصحة النفسية ٢- الرقى ا. اشراق الله ، شمس الحق (مترجم) ب- العنوان
٢٣/٤٠٨٥ دبوسي ١٤٧,٢

رقم الإيداع : ٢٣/٤٠٨٥
ردمك : ٩ - ٤٥ - ٨٤٣ - ٩٩٦٠

حقوق الطبع محفوظة

الطبعة الأولى
٢٠٠٢ - ١٤٢٣هـ

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

تَقْدِيمٌ

فَضْلِيَّةُ الشَّيْخِ / عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ الْجَبَرِيْنَ

ساری تعریفیں اللہ کے لئے ہیں جس نے تمام مخلوقات کو پیدا کیا ، اور ہر زمان و مکان میں اس کی تقدیر کا نفاذ کیا ، اس کے وافر انعامات پر ہم اس کی حمد و شکر کرتے ہیں ، میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ کے علاوہ کوئی معبود نہیں ، وہ اکیلا ہے ، اس کا کوئی شریک نہیں ، اسی کا فضل و احسان ہے ، اور میں گواہی دیتا ہوں کہ محمد ﷺ اس کے بندے اور رسول ہیں ، اللہ ان پر ، ان کے آل و اصحاب اور ان کی سچی اتباع کرنے والوں پر رحمت نازل فرمائے ۔

میں نے ان صفات کا مرابعہ کیا جنہیں فاضل نوجوان عبد اللہ بن عبد العزیز العیدان نے شرعی جہاڑ پھونک اور اس کی اہمیت کے موضوع پر مرتب کیا ، فاضل نوجوان نے اس کی سخت ضرورت ، نیز تاثیر اور شروط پر اور تاثیر میں تاثیر کے اسباب پر بہترین انداز میں گفتگو کی ہے اور واضح کیا ہے کہ یہ توکل کے منافی نہیں ، در حقیقت یہ رسالہ مختصر ہونے کے باوجود بڑا مفید ہے ، کیونکہ اکثر لوگوں کو

نفیاتی اور روحانی امراض نظر بد اور جادو وغیرہ لاحق ہوتے رہتے ہیں، اسی طرح کچھ بری روحوں کا جسموں میں اثر ہوتا ہے، اور بلاشبہ ان بہت سارے اسیاں کے ساتھ ساتھ جنہیں مؤلف نے ذکر کیا مثلاً ذکر سے اعراض، اور ونطاں و دعاؤں کے ذریعہ خود کو محفوظ نہ کرنا بھی ہے، تو اللہ ہی مددگار ہے۔

وَاللَّهُ أَعْلَمُ، وَصَلَّى اللَّهُ عَلَى مُحَمَّدٍ وَآلِهِ وَصَحْبِهِ وَسَلَّمَ

عبداللہ بن عبد الرحمن الجبرین

اہداء و تبریک

اسلامی بھائی و بہن:

☆ کیا آپ اپنی زندگی میں حزن و ملال، اضطراب و تنگی اور کثرت مشاکل سے دوچار ہیں؟

☆ کیا آپ کسی جسمانی یا نفسیاتی مرض سے دوچار ہیں جس کا آپ کو علاج نہیں مل رہا ہے؟

☆ کیا آپ کو اللہ کی اطاعت میں سستی اور اتباع خواہشات و معاصی سے لگاؤ محسوس ہوتا ہے؟

☆ کیا آپ اپنی زندگی میں کچھ منفی تغیرات محسوس کرتے ہیں جس کا سبب آپ کو نہیں معلوم ہے؟

☆ کیا آپ ایمان و اخلاق کے اعلیٰ مرتبہ پر پہنچنے کے خواہش مند ہیں؟
اس قسم کے بہت سارے سوالوں کے جوابات انشاء اللہ آپ کو اس کتاب میں ملیں گے۔

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

مقدمہ

الْحَمْدُ لِلَّهِ، وَالصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ عَلَى رَسُولِ اللَّهِ، أَمَّا بَعْدُ..

دور حاضر میں نفسیاتی، روحانی اور جسمانی امراض میں بڑا اضافہ ہوا ہے، ان کی انواع و اشکال بھی مختلف ہیں، بہت سی ایسی نئی بیماریوں کا اکتشاف ہوا جو پہلے نہ تھیں، ان بیماریوں کے علاج کے لئے لوگوں نے بڑی کوششیں کیں، اس میں اپنا مال اور وقت بر باد کیا، مگر اس کے باوجود دو خانے اور ڈپنسریاں بھرتی گئیں اور بیماریوں میں اضافہ ہی ہوتا رہا۔ نہیں ہے کوئی طاقت اور قوت سوائے اللہ کے۔

یہ سب کچھ یا ان میں کچھ لوگوں کی ان امراض سے محافظت کے طریقوں سے غفلت کا نتیجہ ہے، دوسری جانب ان امراض سے دوچار ہونے کے بعد ان کے علاج کے صحیح طریقوں سے جہالت اور خاص طور پر شرعی جہاڑ پھونک کی کیفیت سے لाए جائیں ہے۔

اسی لئے میں نے یہ مختصر رسالہ تحریر کرنے کے لئے سوچاتا کہ لوگوں کو بنچھے کے طریقوں کی یاد دہانی ہو اور پھر صحیح علاج کر سکیں، اس نئی طباعت کے اخیر میں کچھ واقعات کا میں نے اضافہ کیا ہے جو بہت ساری بیماریوں میں شرعی رقیہ کی منفعت سے تعلق رکھتے ہیں۔

اس امید کے ساتھ کہ اس کے لکھنے سے مقصد کی تکمیل ہو اور اللہ تمام
مسلمان مريضوں کو شفادے۔ آمین۔

وَصَلَّى اللَّهُ وَسَلَّمَ عَلَى نَبِيِّنَا مُحَمَّدٍ وَعَلَى آلِهِ وَصَحْبِهِ أَجَمَعِينَ۔

۱- نفیا قی بیماریاں اور ان کا علاج:

دور حاضر میں مادی زندگی میں ایسی ترقی ہوئی جو خیال اور بیان سے باہر ہے، اور لوگ اسی تہذیب و تمدن سے چھٹ گئے، اکثریت کی یہی مقصود بن گئی، اور یہی ان کے علم کی انتہا اور سعادت و شقاوت کی مصدر ہے، اسی کے لئے لوگ مرتبے اور جیتیے ہیں۔

کفار و مشرکین کے لئے یہ کوئی انوکھی چیز نہیں کیونکہ وہ اللہ اور یوم آخرت پر ایمان نہیں رکھتے، زندگی میں جانوروں کی طرح کھاتے اور لطف اندوز ہوتے ہیں، اور جہنم ان کا ٹھکانہ ہے، تجھ ب اس بات پر ہے کہ مسلمان اس غلط روشن کو اپنا میں اور ٹیڑھے راستے پر چلیں، دنیا کی شہوات اور لذتوں سے لگ جائیں، اور اس کی فانی زیب و زینت جمع کرنے میں مقابلہ کریں، اسے اپنی زندگی کا عظیم مقصد بنالیں اسی کے لئے کوشش کریں اور اس بات کو فراموش کر دیں کہ ان کی پیدائش ایک پاکیزہ کردار اور عظیم مقصد کے لئے ہوئی ہے، اور وہ اللہ تعالیٰ کی عبادت و اطاعت ہے، اس کے راستے میں جہاد اور اس کی طرف لوگوں کو دعوت دینا ہے، دنیا اور اس کی ساری شہوتیں اور لذتیں اسی مقصود کو ثابت کرنے کے لئے وسیلہ ہیں۔

اسی لئے نیتیجتاً عدم توازن پیدا ہوا، اور یہ لگاؤ بڑا قیمتی ہے، اس کی قیمت بڑی گراں ہے اس کے لئے اپنا چین و سکون قربان کیا، اپنا اطمینان اور سعادت ختم کیا،

اپنی صحت و عافیت بر باد کی، دور حاضر کی بہت ساری نفیاتی اور روحانی بیماریوں نے انہیں گھیر لیا، مثلاً: بے چینی، خوف، غم، بلڈ پریشر، ذیا بیطس اور دیگر اعصابی اور مغائل کی بیماریاں، پھر دائیں بائیں، اور اندر و باہر دوڑنا شروع کیا، جس میں اپنا مال خرچ کرتے ہیں، اس کے بعد اپنی بیماریوں کے علاج کی تلاش میں ادھر ادھر، دائیں بائیں، اندر باہر دوڑنے لگے، اور اس بیماری اور مصیبت کے علاج کے لئے روپیہ اور محنت صرف کرنے لگے۔

مگر ان کو ششوں اور اخراجات کے باوجود خاطر خواہ نتیجہ برآمد نہیں ہوا، اور نہ مکمل شفای ملی، جس کی وجہ یہ ہے کہ ان حضرات نے ان بیماریوں سے شفا کی تلاش میں ایک گوشہ پر توجہ دی اور دوسرا گوشہ ترک کر دیا۔

انسان کی جسمانی بیماریوں کے علاج میں دو اوں، جڑی بوٹیوں اور آپریشنوں پر توجہ دی، اور اللہ پر ایمان، اس سے تعلق اور قرآن کریم وذکر و دعا کے ذریعہ علاج کو فراموش کر دیا، جس سے انسان کو معنوی اور نفیاتی قوت ملتی ہے، اور جس قوت سے انسان خود کو بہت سی نفیاتی اور جسمانی بیماریوں میں پڑنے سے بچا سکتا ہے، یا ان میں پڑنے کے بعد آسانی ان سے نجات حاصل کر سکتا ہے۔

اسی لئے آپ دیکھیں گے کہ ایک مسلمان جس کے اندر ایمان و تقوی ہوتا ہے وہ اکثر ویشر ان بیماریوں سے حفظ ہوتا ہے، اسے دلی سکون رہتا ہے، خوش

و خرسم اور پر امید ہوتا ہے، بھلے ہی اس کی زندگی میں مادی تنگی ہو، اور کچھ معاشرتی مشکلات وغیرہ سے دوچار ہو، جس سے کوئی بھی شخص محفوظ نہیں رہتا۔

دوسری جانب آپ دیکھیں گے کہ جب اسے کوئی بیماری ہوتی ہے تو سب سے پہلے مشروع ایمانی دواؤں سے علاج کرتا ہے اور کتاب و سنت سے اخذ کرتا ہے، پھر اللہ کی حلال کرده دیگر طبی سہولیات اپناتا ہے، جن کا اثر اور نفع ثابت ہے، ان دونوں دواؤں کے مجموعے سے اسے دنیا کی عافیت بھی - محمد اللہ - حاصل ہوتی ہے اور آخرت میں اجر بھی - ان شاء اللہ - ملے گا۔

اسی لئے ہم مسلمان ایمانی تقویت کے انتہائی حاجتمند ہیں، تاکہ امن و امان کی زندگی گزار سکیں، اور سعادت و قلبی اطمینان حاصل ہو۔

ان نعمتوں سے لطف اندوز ہونے والوں کے بعض اقوال ہم سنیں:

ایک شخص کہتا ہے: اگر بادشاہوں اور ان کے اہل و عیال کو ہماری موجودہ سعادت معلوم ہو جائے تو اس کے لئے وہ ہم سے جنگ کریں گے۔

دوسرा شخص کہتا ہے: سعادت و سرور کی ایسی گھریاں ہم پر گزرتی ہیں جن کے بارے میں خیال کرتا ہوں کہ اگر جنت والوں کو یہی چیز ملے گی تو ان کی زندگی بڑی خوشگوار ہو گی۔

دوسرا شخص کہتا ہے: دل پر کچھ ایسے اوقات گزرتے ہیں جس میں دل اللہ کی

انسیت و محبت میں خوشی سے جھوم اٹھتا ہے ①۔

اس حقیقت کی مزید تائید اس بات سے ہوتی ہے کہ بہت سے مغربی ممالک میں موجودہ علمی تحقیقات (جن کے ذکر کی گنجائش نہیں) نے وہی ثابت کیا جو ہمارے پرانے علماء نے کہا ہے کہ انسان کی ایمانی قوت اور نفسیاتی سکون صرف نفسیاتی بیماریوں کے علاج اور سرور و سعادت ہی پر معاون نہیں بلکہ جسمانی بیماریوں کے لئے بھی بے حد مفید ہیں ॥.....!!

اس سے معلوم ہوتا ہے کہ ان امراض سے بچنے اور شفایاب ہونے کا طریقہ دو مرحلوں سے گزرتا ہے:

پہلا مرحلہ: حفاظت اور بچاؤ کا مرحلہ، ایک مسلم مرد و عورت، چھوٹے و بڑے کے لئے یہ انتہائی اہم ہے، اس کے لئے ہم سب کو خواہش کرنا چاہئے کیونکہ یہ اللہ کے حکم سے بہت سی بیماریوں کے دفاع اور بچاؤ میں معاون ہے۔ جیسا کہ کہا جاتا ہے: بچاؤ اختیار کرنا علاج سے بہتر ہے۔

دوسرा مرحلہ: علاج ہے، یعنی بیماری سے دوچار ہونے کے بعد اسے ختم کرنے کے لئے علاج کرنا، اور یہ شرعی جہاڑ پھونک اور دیگر نفسیاتی اور طبی علاجات کے ذریعہ۔

(۱) اغاثہ المہفان / ابن القیم ۲/۲۸۳۔

ان دونوں مرحوموں کی تفصیل آپ کے سامنے پیش کی جا رہی ہے:

۲- بیماریوں سے نفس کا بچاؤ:

ایک مسلمان کا اسلامی تعلیمات اور اس کے قولی و فعلی آداب کا پابند ہونا اور ہر روز اسے اپنی زندگی کے مختلف گوشوں میں نافذ کرنا خواہ اس کا تعلق عبادات سے ہو یا اخلاقیات و اجتماعیات وغیرہ سے، اور اللہ نے جن عبادات و اطاعت کا حکم دیا ہے انہیں بجالانا اور تمام نافرمانیوں اور حرام کردہ چیزوں سے بچنا، یہ تمام چیزیں اللہ کے حکم سے قلبی سعادت کی ضامن ہیں، اور نفس کو تمام نفسیاتی، روحانی اور جسمانی مرض سے بچا سکتی ہیں۔

اسی لئے اسلام نے ہمیں تمام تعلیمات اور آداب، دعاؤں اور اذکار کو اپنانے کی دعوت دی ہے، جب ہم اس کے مکمل طور پر پابند ہو جائیں گے تو انشاء اللہ نفسیاتی بیماریوں سے ہماری حفاظت کے لئے ڈھال بینیں گے، اور شیطانی و سوسوں اور زندگی کی مشکلات سے بچاؤ کریں گے، اور اس دنیا میں مسلمان کی سعادت اور اطمینان و وقار کے ساتھ زندگی گزارنے کا سبب بینیں گے۔

بعض اہم و ظاہر و اذکار درج ذیل ہیں:

۱- تمام واجبات پر عمل کرنا، خاص طور پر مردوں کے لئے پانچوں وقت کی نمازیں

مسجد میں باجماعت اطمینان و خشوع کے ساتھ ادا کرنا۔

۲- تمام گناہوں اور نافرمانیوں سے دور رہنا، ان سے توبہ کرنا اور تمام چھوٹے بڑے گناہوں سے بچنا، خاص طور پر اس زمانہ میں جس کا بہت سے لوگ ارتکاب کرتے ہیں، یعنی گانے اور میوزک سننا، فلم اور گندے ڈرامے دیکھنا جو دل میں ایمان کو کمزور کر دیتے ہیں، اور نفاق پیدا کرتے ہیں، اور ایسے شخص پر جنات و شیاطین کو مسلط کر دیتے ہیں۔

۳- پابندی کے ساتھ روز قرآن کریم کی تلاوت کرنا^(۱)۔
۴- صبح و شام کی دعائیں پڑھنا^(۲)۔

۵- ”لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ، لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ وَهُوَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ“ کا سو مرتبہ ورد کرنا^(۳)۔

(۱) مثلاً ایک مسلمان شخص قرآن کریم کے چار صفحات پر ہنا شروع کرے، ہر مہینہ ایک ایک صفحہ بڑھاتا جائے یہاں تک کہ سولہ مہینہ بعد کامل پارہ کی تلاوت تک پہنچ جائے گا، اور پھر یہاں سے ساری عمر اسی پر مداومت کرے۔

(۲) اگر مسلمان کو معلوم ہو جائے کہ اس میں کتنا بڑا اجر ہے اور برائیوں، حواس، اور دنیاوی آفات سے محفوظ رکھنے کا کتنا اثر ہے تو اسے کسی دن بھی ترک نہیں کرے گا۔

(۳) جس نے یہ دعاوں میں سو مرتبہ پڑھی جیسا کہ حدیث میں وارد ہے: اسے دس نعام آزاد =

(نہیں ہے کوئی معمود برحق مگر اللہ، وہ اکیلا ہے اس کا کوئی شریک نہیں، اسی کی بادشاہت اور اسی کے لئے تعریف ہے، اور وہ ہر چیز پر قادر ہے)۔

۶۔ احوال و مناسبات کی دعاؤں پر محافظت کرنا: مثلاً گھر میں داخل ہونے اور نکلنے کی دعا، مسجد میں داخل ہونے اور نکلنے کی دعا، سونے اور بیدار ہونے کی دعا.....وغیرہ۔

۷۔ ما ثورہ دعاؤں کے ذریعہ اپنی حفاظت کا بندوبست کرنا، مثلاً:

آ۔ نبی ﷺ سے ثابت ہے کہ ہر روز جب بستر پر جاتے تو اپنی دونوں ہاتھیلیوں کو اکٹھا کر کے اس میں ﴿فَلْ هُوَ اللَّهُ أَحَد﴾ ﴿فَلْ أَعُوذُ بِرَبِّ الْفَلَق﴾ اور ﴿فَلْ أَعُوذُ بِرَبِّ النَّاس﴾ پڑھ کر پھونکتے، پھر حسب استطاعت اپنے جسم پر ملتے، سر، چہرہ اور جسم کے اگلے حصہ سے شروع کرتے۔ اس طرح تین بار کرتے ①۔

= کرنے کا ثواب ملے گا، اور سو نیکیاں اس کی لکھی جائیں گی، سو گناہ مٹادئے جائیں گے، اس دن شام تک شیطان سے حفاظت کے لئے ڈھال ہو گی، اور اس شخص سے افضل عمل کسی کانہ ہو گا مگر اس شخص کا جس نے اس سے زیادہ پڑھا ہو گا۔ بخاری، مسلم۔

(۱) غور کیجئے کہ نبی ﷺ جو ہر نفسیاتی بیماری اور جن و انسان کے شر سے محفوظ تھے مگر پھر بھی اس ذکر کے ذریعہ روز خود کو محفوظ کرنے پر مداومت کرتے تھے، کیا ہم زیادہ مستحق نہیں کہ محافظت کریں جبکہ ہمیں ان برائیوں اور تکلیفوں کا ہر وقت خطرہ رہتا ہے۔

ب- آپ ﷺ کا فرمان ہے: جس نے دن کے شروع میں یارات کی ابتداء میں یہ دعا تین بار پڑھی ”بِسْمِ اللَّهِ الَّذِي لَا يَضُرُّ مَعَ اسْمِهِ شَيْءٌ فِي الْأَرْضِ وَلَا فِي السَّمَاوَاتِ وَهُوَ السَّمِيعُ الْعَلِيمُ۔“

(شروع کرتا ہوں اللہ کے نام سے جس کے نام کے ساتھ زمین و آسمان کی کوئی چیز نقصان نہیں پہنچا سکتی وہ سننے اور جانے والا ہے)۔
تو اس دن یارات میں اسے کوئی چیز نقصان نہیں پہنچا سکتی^(۱)۔

ج- بچوں کی حفاظت کے لئے، خاص طور پر حضرت حسن و حسین کو محفوظ کرنے کے لئے اللہ کے رسول ﷺ یہ دعا پڑھتے ”أَعِذْكُمَا بِكَلِمَاتِ اللَّهِ التَّامَةِ، مِنْ كُلِّ شَيْطَانٍ وَهَامَةٍ، وَمِنْ كُلِّ عَيْنٍ لَامَةٍ“^(۲)۔

۸- (بسم اللہ) کہنے کا خیال اور کام کی ابتداء میں اسے نہ بھولنا بلکہ اپنی زندگی کے تمام معاملات اور ہر موز پر پڑھنا تاکہ ہمیں جنوں کے شر اور ان کی تکالیف سے محفوظ رکھے۔

۹- ایسی اطاعت و عبادت جو دل میں ایمان کو بڑھاتی اور اللہ تعالیٰ سے رابطہ مضبوط کرتی ہے ان کا پابند ہونا، مثلاً سنن رواۃت، نمازو و تروچاشت، نماز تہجد، صدقہ

(۱) امام احمد نے اسے روایت کیا، اور ابن ماجہ نے تصحیح کی ہے ۲/۳۳۲۔

(۲) بخاری۔

و خیرات اور نفلی روزے وغیرہ۔

۱۰۔ بکثرت استغفار اور دعا کرنا، اور مختلف الفاظ میں اللہ کا ذکر کرنا اور اسی سے اپنا وقت پر رکھنا۔

نفس کی ان امراض سے حفاظت کے یہ اہم طریقے ہیں، ان پر ہمیں محافظت کرنی چاہئے، اپنی تمام تر مشغولیات اور عذر کے باوجود ان کا پابند ہونا چاہئے، تاکہ دلی سعادت اور نفسیاتی اطمینان و سکون ہمیں حاصل رہے، اور تمام ظاہری و باطنی امراض سے محفوظ رہیں۔

لیکن آج لوگوں کی سستی و کاہلی، اور محافظت و بچاؤ کے مرحلہ میں کوتاہی کی وجہ سے خواہ خود اپنا معاملہ ہو یا بیوی بچوں کا معاملہ ہو، اور شیطان کے بہکانے اور دنیا نیز اس کی لذتوں میں مشغولیت کی وجہ سے انہیں بہت ساری بیماریاں لاحق ہو گئی ہیں جن کے علاج اور شفا کے لئے خاص دوا کی ضرورت ہے، کم از کم نفس اور جسم اور دل پر اس کے اثر اور ضرر کو کم کرنے کے لئے۔

ان امراض میں بتلا ہونے کے بعد ان کا مخصوص اور مفید علاج نہ تو ماذر دواؤں اور نفسیاتی ڈسپنسریوں کے معارض ہے نہ ہی ان سے کوئی چیز مانع ہے اور وہ ہے ”شرعی جھاڑ پھونک“ کا طریقہ۔

امراض سے بچاؤ کا یہ دوسرا مرحلہ ہے جسے ہم آنے والے چند نقاط میں بیان کریں گے۔

۳۔ رقیہ کیا ہے؟

رقیہ سے مراد قرآنی آیات، مشکلات سے پناہ مانگنے والی دعائیں اور نبی اکرم ﷺ سے ثابت شدہ دعاؤں کا مجموعہ ہے، جسے مسلم اپنے اوپر یا بیوی بچوں پر کسی نفیاتی مرض کے علاج کے لئے پڑھتا ہے، اور جنات و انسانوں کی نظر بد سے بچنے کے لئے، یا شیطانی وسوسہ، جادو اور دوسری جسمانی بیماریوں سے شفایابی کے لئے پڑھتا ہے۔

یہی شرعی رقیہ ہے، یہ جادو یا شعبدہ بازی نہیں جیسا کہ بعض لوگ سمجھتے ہیں، نہ ہی کوئی ناپسندیدہ بدعت ہے جس کی دین میں کوئی اصل نہ ہو۔

اسی لئے لوگوں کے ذہنوں میں جب رقیہ کا یہ غلط محدود مفہوم پیدا ہوا تو علاج اور شفا کی تلاش میں یا تو جادوگروں، شعبدہ بازوں اور دجالوں کی طرف متوجہ ہوئے، حالانکہ مسلمان کے عقیدہ کے مطابق یہ کتنا پر خطر ہے یہ کسی سے پوشیدہ نہیں، یا لوگوں نے اپنی مختلف بیماریوں کا علاج ترک کر دیا جس کی وجہ سے انہیں ایسی تکلیف ہوئی اور ایسے برے آثار ان کی زندگی میں رونما ہوئے جسے اللہ ہی جانتا ہے، یہ سب جہالت اور ان امراض میں رقیہ کی منفعت کو معمولی سمجھنے کی وجہ سے ہوا۔

۲- شرعی رقیہ کیوں؟

شرعی رقیہ اور اس سے شفایا بی طلب کرنے کی دعوت کیوں ہے؟
تو اس کا جواب مختصر اور درج ذیل ہے:

۱- یہ سنت ہے، ہم انشاء اللہ آگے قرآن و حدیث سے اس کی دلیل ذکر کریں گے۔

۲- ذکر اور وظائف سے محافظت کی قلت کے سبب، ہم دیکھ رہے ہیں کہ مسلمانوں کی اکثریت آج اللہ تعالیٰ کے ذکر اور دعاؤں سے محافظت طلبی میں غافل ہے، خواہ صبح و شام کی دعائیں ہوں، یا کچھ مخصوص موقع و مناسبات سے متعلق ہوں، فرض نمازوں کے بعد، یا قرآن کریم کی تلاوت، اور دعا و استغفار وغیرہ کا معاملہ ہو..... اس کو تاہی کی وجہ سے دیکھا جاتا ہے کہ بجائے اس کے کہ مصیبت زدہ کی حفاظت ہو، اور نظر بد لگانے والے کی تادیب ہو، بعض لوگ دوسرے کو بلا ارادہ نظر بد لگاتے ہیں خواہ آپس میں قریبی ہی کیوں نہ ہوں، یہ اس طرح کہ دوسروں کی چیزیں حریت کی نگاہ سے دیکھتے ہیں، خاص طور پر اس وقت جب کوئی دوسرے کے لئے برکت کی دعا نہیں کرتا ہے (۱) اور نہ اس وقت اللہ کا نام لیتا ہے۔

(۱) یعنی ماشاء اللہ اور تبارک اللہ کہے۔

۳- لوگوں کے درمیان حسد کا عام ہونا۔ بڑے افسوس کی بات ہے کہ بعض لوگ جب دوسروں کو دیکھتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے اسے کوئی نعمت عطا کی ہے مثلاً استقامت، ذہن، خوبصورتی، مال یا اولاد وغیرہ تو اس کے حسد و بعض کی پیاس بغیر اسے تکلیف پہنچائے نہیں بھجتی، پھر یا تو نظر بد کر دیتا ہے یا جادو کر دیتا ہے۔ ہم ان سے اللہ کی پناہ چاہتے ہیں۔

۴- اپنے اندر پائی جانے والی بیماریوں کے علاج کے سبب، کیونکہ کبھی آدمی خود، یا اس کا کوئی بچہ، یا رشتہ دار کسی روحانی یا نفیاتی مرض میں مبتلا ہوتا ہے اور اسے معلوم نہیں ہوتا (جس کی بعض شکلیں اور علامتیں ہم آگے بیان کریں گے)، خاص طور پر نظر بد جس کی انسان کے جسم میں سرعت تاثیر حدیث سے ثابت ہے، جیسا کہ نبی ﷺ نے فرمایا: "الْعَيْنُ حَقٌّ، لَوْ كَانَ شَيْءٌ سَابِقٌ الْقَدْرَ لَسَبَقَتْهُ الْعَيْنُ" (۱)۔

(نظر بد برق ہے، اگر کوئی چیز تقدیر پر سبقت یہ جانے والی ہوتی تو نظر بد سبقت لی جاتی)۔

اس میں مبتلا شخص اپنی زندگی میں مختلف قسم کی تکلیفیں اٹھاتا ہے، اگر خود کا شرعی رقیہ سے علاج نہ کرے تو بسا اوقات مر بھی جاتا ہے، جیسا کہ حدیث

(۱) مسلم۔

میں نبی ﷺ سے ثابت ہے آپ نے فرمایا: "أَكْثَرُ مَنْ يَمُوتُ مِنْ أُمَّتِي بَعْدَ
قَضَاءِ اللَّهِ وَقَدْرِهِ بِالْعَيْنِ" (۱)۔

(اللہ کی تقدیر و فیصلہ کے بعد سب سے زیادہ میری امت میں مرنے والے
نظر بد کی وجہ سے ہوں گے)۔

ابن تیمیہ رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا: کوئی جسم حسد سے خالی نہیں ہوتا مگر کمینہ
اسے ظاہر کر دیتا ہے اور نیک آدمی چھپائے رہتا ہے (۲)۔

۵- انسانوں پر جناتوں کے سلط کے اسباب متوفر ہونا: دور حاضر میں ہم ایسے
حالات پیدا کرتے رہتے ہیں جو جناتوں کے انسانوں پر سلط کے سبب بنتے
ہیں مثلاً: نمازیں چھوڑنا، شہوت پرستی، معا�ی اور منکرات میں پڑ جانا، جنون
کو ان کے گھروں میں تکلیف پہنچانا، اللہ تعالیٰ کے ذکر سے غفلت بر تنا، دعاؤں
اور اذکار ماثورہ کے ذریعہ خود کو محفوظ نہ کرنا، اچاک سخت خوف کھانا، کسی
معاملہ میں سخت غصہ ہونا، یا کسی بھی معاملہ میں حد سے زیادہ خوش یا غمگین
ہونا۔

۶- یہ دوسرے اعمال صالحہ کے ساتھ روحانی سعادت اور ولی سکون حاصل کرنے

(۱) صحیح الجامع ۳۰۲۲۔

(۲) فتاویٰ ابن تیمیہ - کتاب السلوک ۱۰/۱۲۲۵۔

کا بہترین ذریعہ ہے، آج بہت سارے لوگ مادرن بیماریوں سے دوچار ہیں: جیسے حزن و ملال اور بے چینی وغیرہ، ان امراض کا سب سے نفع بخش علاج فرائض و اطاعات بجالانے کے بعد شرعی رقیہ ہے۔

۷- اللہ تعالیٰ کے بعد یہ سب سے بہترین عمل ہے جو عمل صالح اور ایمان پر ثبات قدیمی کے لئے معاون ہوتا ہے، کتنے لوگوں پر اطاعت بھاری ہو جاتی ہے، اور وقت پر نماز کی ادائیگی دشوار ہوتی ہے، کتنے لوگ ہدایت کے راستے سے منحرف ہو جاتے ہیں، معاصی اور گناہوں میں اسراف کرتے ہیں، اگر یہ لوگ نبوی نسخہ اپنا کیسیں اور اس کی انہیں رہنمائی کی جائے تو انشاء اللہ ان کے راستوں میں پیش آمدہ مشکلات میں مدد کی جاسکتی ہے، اور اطاعت کرنے نیز محترمات سے نکلنے اور دین پر استقامت میں ان کی معاون ثابت ہو گی۔

۸- اللہ کے حکم سے اس کا نتیجہ قطعی ہوتا ہے، ہم یہاں وہاں ہستاولوں اور دواخانوں میں ان نفیاتی و جسمانی امراض کے علاج کے لئے کتنی دولت بر باد کرتے ہیں اور کتنا وقت اور کو ششیں رائیگاں کرتے ہیں۔ اگر ہم میں سے کسی سے کہا جائے کہ اس کا علاج دنیا کے آخری کونہ میں ہے تو وہاں چلا جائے گا! یا فلاں قیمت سے ملے گا تو اسے خرید لے گا! مگر اس کے باوجود یہ نہیں سوچتا کہ ان اسباب کے ساتھ ایک اور سبب کا اضافہ کر لے، ممکن ہے اسی میں حقیقی

شفا اور نفع بخش علاج ملے، اور وہ ہے شرعی رقیہ، جس کے لئے صرف تھوڑی سی کوشش اور وقت اور صبر درکار ہے، جس کے استعمال سے اگر اجر و ثواب اور صحت و عافیت نہیں حاصل ہوگی تو کوئی قابل ذکر خسارہ بھی نہیں ہو گا..... انخ۔

۵- رقیہ کی مشرودیت:

یہ چیز ثابت ہے کہ نبی ﷺ نے رقیہ کا حکم دیا، خود بھی کیا اور اس پر لوگوں کو برقرار رکھا، اس کی بہت ساری دلیلیں ہیں:

۱- عائشہ رضی اللہ عنہا کا قول ہے کہ: نبی ﷺ کو جب کوئی شکایت ہوتی تو اپنے اوپر پڑھ کر پھوٹکتے، جب آپ کی بیماری نے شدت اختیار کر لی تو میں آپ پر پڑھتی اور حصول برکت کے لئے آپ ہی کا داہنا ہاتھ آپ کے جسم پر پھیرتی (۱)۔

۲- آپ ﷺ کا فرمان: ”لَا يَأْسَ بِالرَّقَى مَا لَمْ تَمْكُنْ شِرْكَا“ (۲)۔
(رقیہ اگر شرک نہ ہو تو اس میں کوئی حرج نہیں)۔

۳- آپ ﷺ کا ارشاد: ”مَنِ اسْتَطَاعَ مِنْكُمْ أَنْ يَنْفَعَ أَخَاهُ فَلِيَفْعَلْ“ (۳)۔

(۱) مسلم۔

(۲) مسلم۔

(۳) مسلم۔

(جو شخص اپنے بھائی کو فائدہ پہنچا سکتا ہو تو وہ فائدہ پہنچائے)۔

۴- اس لوٹدی کے لئے جس کے چہرے میں پیلا پن (زردی) تھی آپ ﷺ کا

فرمان: ”استَرْفُو الْهَابِقِينَ بِهَا النَّظَرَةَ“^(۱)۔

(اس پر رقیہ کرو کیونہ اسے نظر بد لگ گئی ہے)۔

۵- عائشہ رضی اللہ عنہا کا قول ہے: نبی ﷺ مجھے نظر بد جہاڑنے کا حکم دیتے تھے^(۲)۔

۶- جبریل علیہ السلام کا نبی ﷺ کو رقیہ کرنا۔ جس کا بیان عنقریب آئے گا۔

۷- کیا رقیہ کسی مخصوص متعین مرض کے لئے ہے؟

ذہن میں یہ بات آسکتی ہے کہ رقیہ نظر بد، جادو اور شیطانی و سادوس وغیرہ کے لئے خاص ہے، دوسری جسمانی، نفسیاتی یا روحانی بیماریوں میں اس کی کوئی تاثیر یا نفع نہیں، یہ بات درست نہیں، بلکہ یہ رقیہ کے متعلق غلط تصور ہے، جس کی صحیح ضروری ہے تاکہ اپنی تمام حسی و معنوی بیماریوں کے علاج میں اس سے فائدہ اٹھا سکیں۔

رقیہ کی تمام امراض میں منفعت پر قرآن و حدیث کی بہت ساری دلیلیں موجود ہیں، یہ کسی معینہ مرض کے ساتھ خاص نہیں، چند دلیلیں درج ذیل ہیں:

(۲) مسلم۔

(۱) بخاری۔

۱- قرآن دلیلیں:

قرآن کریم میں بہت ساری آیات ہیں جو بہت سی بیماریوں میں رقیہ کی منفعت پر دلالت کرتی ہیں مثلاً:

۱- اللہ تعالیٰ کا فرمان: ﴿فُلُوْلَ اللَّذِيْنَ آمَنُواْهُدُّى وَ شِفَاءٌ﴾ فصلت: ۴۴۔

(آپ کہہ دیجئے! کہ یہ تو ایمان والوں کے لئے ہدایت و شفا ہے)۔

۲- ﴿وَنَزَّلْنَا مِنَ الْقُرْآنِ مَا هُوَ شِفَاءٌ وَرَحْمَةٌ لِلْمُؤْمِنِيْنَ﴾ الإسراء: ۸۲۔

(یہ قرآن جو ہم نازل کر رہے ہیں مونوں کے لئے تو سراسر شفا اور رحمت ہے)

یہاں ﴿مِن﴾ بیان جس کے لئے ہے، ایسی صورت میں مکمل قرآن شفا ہے جیسا کہ اس آیت میں ہے۔

۳- اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے: ﴿يَا أَيُّهَا النَّاسُ قَدْ جَاءَتْكُمْ مَوْعِظَةٌ مِّنْ رَبِّكُمْ وَ شِفَاءٌ لِمَا فِي الصُّدُورِ وَ هُدًى وَ رَحْمَةٌ لِلْمُؤْمِنِيْنَ﴾ یونس: ۵۷۔

(اے لوگو! تمہارے پاس تمہارے رب کی طرف سے ایک ایسی چیز آئی ہے جو نصیحت ہے اور دلوں میں جو روگ ہیں ان کے لئے شفا ہے، اور رہنمائی کرنے والی ہے اور رحمت ہے ایمان والوں کے لئے)۔

ابن قیم رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: ”قرآن کریم تمام قلبی و جسمانی اور دنیاوی

وآخر دیواریوں کے لئے شفا ہے، مگر ہر شخص کو قرآن سے شفا حاصل کرنے کی توفیق نہیں ملتی، اگر کوئی بیمار قاعدے سے سچائی و ایمانداری، مکمل قبولیت اور پختہ یقین اور شروط کی ادائیگی کے ساتھ اس کے ذریعہ اپنا علاج کرے تو بیماری اس پر غالب نہیں آسکتی، اور بیماری آسمان و زمین کے رب کے کلام پر کیسے غالب آسکتی ہے جس کو اگر پہاڑ پر اتارا گیا ہوتا تو پہاڑ پھٹ گیا ہوتا اور زمین پر نازل کیا جاتا تو مکڑے مکڑے ہو جاتی؟! تو قلبی یا جسمانی کوئی ایسی بیماری نہیں مگر قرآن میں اس کے علاج کے طریقوں، اس کے اسباب اور محافظت کی طرف رہنمائی ہے، جسے اللہ نے اپنی کتاب سمجھنے کی توفیق دی ہو۔ اللہ تعالیٰ نے قرآن کریم میں قلبی اور جسمانی بیماریوں نیزان کے علاج کا تذکرہ کیا ہے^(۱)۔

ب- سنت نبوی کی دلیلیں:

۱- جبریل علیہ السلام کا رقیہ کرنا، جب نبی ﷺ کے پاس آئے تو کہا: محمد آپ کو تکلیف ہے؟ فرمایا: ہاں۔ جبریل نے کہا: **بِسْمِ اللَّهِ أَرْقِيلَكَ مِنْ كُلَّ شَيْءٍ يُؤْذِيْكَ ، مِنْ شَرَّ كُلِّ نَفْسٍ أَوْ عَيْنٍ حَاسِدٍ ، اللَّهُ يَشْفِيْكَ ، بِاسْمِ اللَّهِ أَرْقِيلَكَ**^(۲)۔

(ہر چیز کی تکلیف سے اللہ کا نام لیکر آپ کو رقیہ کرتا ہوں، ہر نفس کی برائی

(۲) مسلم۔

(۱) دیکھئے: زاد المعاد ۳/۶ و ۳/۵۲۔

اور ہر حسد کرنے والی آنکھ سے، اللہ آپ کو شفادے، اللہ کے نام سے آپ کو رقیہ کرتا ہوں)۔

جریل کا فرمان ”مِنْ كُلَّ شَيْءٍ يُؤْذِيْكَ“ تمام امراض میں رقیہ کی عمومیت کا فائدہ دینا ہے۔

۲- عائشر رضی اللہ عنہا کی روایت ہے کہ ہم میں جسے کوئی شکایت ہوتی اس پر آپ دیاں ہاتھ پھیرتے اور فرماتے : ”أَذْهَبِ الْبَأْسَ رَبَّ النَّاسِ ، اشْفَهْ أَنْتَ الشَّافِي ، لَا شِفَاءٌ إِلَّا شِفَاؤُكَ ، لَا يُغَادِرُ سُقْمًا“^(۱)۔

(اے لوگوں کے پروردگار اس تکلیف کو دور فرماء، اسے شفادے تو ہی شفادینے والا ہے، تیری شفا کے علاوہ کوئی شفا نہیں، ایسی شفا عطا کر کہ کوئی بیماری نہ بچے)۔

اور یہ ہر بیماری اور تکلیف کے لئے عام ہے۔

۳- عثمان بن أبي العاص رضي الله عنه نے نبی صلوات الله عليه وآله وسليمه سے شکایت کی کہ اسلام لانے کے بعد برابر ان کے جسم میں درد رہتا ہے، تو آپ صلوات الله عليه وآله وسليمه نے فرمایا کہ اپنا ہاتھ جسم میں درد کی جگہ پر رکھو اور (بسم الله) تین بار کہو، اور سات مرتبہ کہو: ”أَعُوذُ بِعِزَّةِ اللَّهِ وَقُدْرَتِهِ مِنْ شَرِّ مَا أَجِدُ وَأَحَدِيْرُ“^(۲)۔

(۱) مسلم۔

(۲) احمد۔

(اپنی تمام بیماریوں سے اللہ کی عزت و قدرت کی پناہ چاہتا ہوں)۔

۴۔ عبد الرحمن بن اسود اپنے باپ سے روایت کرتے ہیں کہتے ہیں کہ میں نے عائشہ رضی اللہ عنہا سے زہریلی چیزوں (سانپ بچھو) کے جہاڑ پھونک کے بارے میں پوچھا تو فرمایا کہ : نبی ﷺ نے ہر زہریلی چیز میں جہاڑ پھونک کی اجازت دی ہے^(۱)۔

۵۔ ایک انصاری کو بغل میں پھنسی ہو گئی تو انہیں بتایا گیا کہ شفابنت عبد اللہ اس کا رقیہ کرتی ہیں، ان کے پاس آئے اور رقیہ کی درخواست کی۔ انہوں نے جواب دیا کہ بخدا میں نے اسلام لانے کے بعد کوئی جہاڑ پھونک نہیں کی، انصاری صحابی نبی ﷺ کے پاس گئے اور آپ کو اس کی خبر دی۔ نبی ﷺ نے شفابن بلالیا اور کہا: میرے سامنے وہ دعا پڑھو، انہوں نے آپ کے سامنے پڑھا۔ آپ ﷺ نے فرمایا: رقیہ کرو اور اسے خصہ رضی اللہ عنہا کو بھی سکھا دو جس طرح انہیں قرآن سکھایا ہے۔

اسی طرح اور دوسری حدیثیں بھی وارد ہیں جن کا اس مختصر رسالہ میں ہم تذکرہ نہیں کر سکتے۔ دور حاضر میں بعض جسمانی امراض میں رقیہ پر ہمیں تجرب

(۱) بخاری۔

(۲) اسے امام حاکم نے مسند رک میں روایت کیا اور علامہ البانی نے اس کی صحیحیت کی ہے (۱۷۸)۔

ہو گا، یا یہ کہ رقیہ سے کیا اس میں بھی کچھ فائدہ ہو سکتا ہے؟ لیکن بخار کارقیہ، بچھو کے ڈنک مارنے پر، پیشتاب رکنے، زخم اور درد سر وغیرہ کارقیہ اس کی برکت پر دلالت کرتا ہے اسی سے تمام امراض میں اس کے فائدہ بخش ہونے پر دلالت ہو رہی ہے^(۱)۔

ج- بعض حقیقی واقعات:

ابن قیم رحمۃ اللہ علیہ نے ذکر کیا ہے کہ: (مکہ میں میرے اوپر ایک وقت ایسا آیا کہ میں یمار ہو گیا اس موقعہ پر نہ تو کوئی ڈاکٹر ملا اور نہ دوامی، اس وقت میں سورہ فاتحہ سے اپنا علاج کرتا تھا!! اس کی عجیب تاثیر میں نے دیکھی زمزم چند گھونٹ لیکر اس پر کئی بار پڑھتا پھر پی جاتا، جس سے مجھے مکمل شفایابی ہو گئی، پھر بہت سی تکلیفوں میں اسی پر اعتماد کرنے لگا اور مکمل فائدہ ملتا، اور جس کو بھی کوئی تکلیف ہوتی اس کے لئے میں یہ نسخہ بیان کرتا جن میں اکثر لوگوں کو جلد شفاف مل جاتی^(۲)۔

کتاب کے آخر میں ہم دور حاضر کے بعض واقعات ذکر کریں گے جسے صاحب واقعہ ہی نے بہت سی یماریوں سے شفایابی کے سلسلے میں شرعی رقیہ کے فوائد کے بارے میں بیان کیا ہے۔

(۱) رقیہ کے بارے میں مزید معلومات کے لئے دیکھئے: زاد المعاد / ابن القیم ص ۱۸۹-۱۸۹ ج ۲۔

(۲) زاد المعاد ۲/۱۷۸۔

۷۔ رقیہ اور جائز علاج:

شرعی رقیہ کے طرف دعوت اور تمام امراض میں اس سے شفایابی کے حصول کے لئے کوشش کرنے کے ساتھ یہ بیان ووضاحت ضروری ہے کہ اس کا مطلب یہ نہیں کہ ڈاکٹروں کی طرف رجوع کر کے جائز علاج کرنا اور نفع بخش دوائیں استعمال کرنا یا قابل اعتماد نفیسیاتی دواخانوں کا مراجحہ کرنا جائز ہے، ایسی بات ہرگز نہیں، بلکہ یہ سب جائز و مشروع ہے اس دلیل کے ساتھ کہ نبی ﷺ نے خود کیا ہے اور اس کا حکم بھی دیا مثلاً:

ابن ابی خزامہ کی روایت ہے کہتے ہیں: میں نے کہا اے اللہ کے رسول ﷺ رقیہ جس سے ہم جھاڑ پھونک کرتے ہیں اور دوا جس سے ہم دوا کرتے ہیں، اور بچاؤ کے اسباب جس کے ذریعہ ہم بچتے ہیں کیا یہ سب اللہ کی تقدیر کو ثالث کرنی ہیں؟ تو آپ ﷺ نے فرمایا ”ھی مِنْ قَدْرِ اللَّهِ“^(۱) یہ اللہ کی تقدیر سے ہے۔

تو یہ حدیث بقول امام ابن قیم رحمۃ اللہ علیہ اسباب و مسبابات کی مشروعیت پر دال اور اس سے انکار کرنے والے کی تردید ہے۔

اسی طرح عرب دیہاتیوں کے جواب میں آپ ﷺ کا فرمان جب انہوں نے سوال کیا کہ اے اللہ کے رسول کیا ہم علاج کرائیں؟ آپ نے فرمایا: ”نعم، یا

(۱) اسے امام احمد اور امام ترمذی نے روایت کیا ہے اور ترمذی نے حسن صحیح کہا ہے۔

عِبَادُ اللَّهِ تَدَاءُوا، فَإِنَّ اللَّهَ عَزَّ وَجَلَّ لَمْ يَضْعِفْ دَاءً إِلَّا وَضَعَ لَهُ شِفَاءً إِلَّا دَاءً وَاحِدًا
فَالْمُؤْمِنُ مَا هُوَ بِهِ؟ قَالَ: ”الْهَرَم“^(١)۔

(ہاں اے اللہ کے بندو! علاج کرو، کیونکہ اللہ تعالیٰ نے کوئی بیماری نہیں پیدا کی مگر اس کی دوا بھی بنائی ہے سوائے ایک بیماری کے۔ لوگوں نے کہا: اللہ کے رسول وہ کیا ہے؟ آپ نے فرمایا: بوڑھاپا)۔

تو جیسا کہ ابن قیم نے فرمایا کہ اس حدیث میں اور اسی طرح کی دوسری حدیثوں میں واضح دلیل ہے کہ نبی ﷺ نے علاج کا حکم دیا، اور یہ توکل کے منافی نہیں، جس طرح بھوک، پیاس، گرمی اور سردی وغیرہ کی تکلیف سے بچاؤ کرنا منوع نہیں، بلکہ حقیقتِ توحید بغیر اسباب اپنائے پوری ہی نہیں ہو سکتی جن کے مسیبات کے لئے اللہ نے انہیں شرعی طور پر مقدر کیا ہے، اسے ترک کرنا توکل کے لئے معیوب ہے جس طرح امر و حکمت کے لئے قادر ہے، اور اسے کمزور کر دیتی ہے جب کہ اس کا ترک کرنے والا سمجھتا ہے کہ ترک کرنا توکل کے لئے قوی تر ہے^(۲)۔

آپ ﷺ کا فرمان: ”الشَّفَاءُ مِنْ ثَلَاثٍ: شَرْبَةٌ عَسَلٌ، وَشَرْطَةٌ مِحْجَمٌ،

(۱) امام احمد نے روایت کیا، اور علامہ البانی نے صحیح ابن ماجہ میں اس کی تصحیح کی ہے (۲۷۲)۔

(۲) زاد المعاد / ابن القیم ۲/ ۱۱۔

وَكَيْةٌ نَارٌ، وَأَنَّا أَنَّهُ أُمْتَى عَنِ الْكَيْ بِالنَّارِ، (۱)۔

(شفا تین چیزوں میں ہے: شہد پینے میں، پچھنا لگوانے میں اور آگ سے داغنے میں، مگر میں اپنی امت کو داغنے سے منع کرتا ہوں)۔

یہ نص صریح ہے جو اس بات پر دال ہے کہ شفا کے اسباب میں سے شہد، پچھنا لگوانا اور داغنا ہے، تو جس طرح رقیہ مشروع ہے جو اللہ کے حکم سے شفا کے اسباب میں سے ہے اسی طرح شہد، پچھنا لگوانا، اور داغنا بھی رسول ﷺ کے فرمان کے بموجب اسباب شفایں سے ہیں۔

ان احادیث سے قابل اعتماد، لاکن ڈاکٹروں کے پاس جانے کی مشروعیت ثابت ہوتی ہے، جنہیں قدرت و مہارت ہو، جو بیماری کی تشخیص پر معاون ہو، اور دواؤں اور نفع بخش جائز جڑی بوئیوں کی بھی مشروعیت ثابت ہے مگر عمومی طور پر علاج کے لئے علاج الہی (شرعی رقیہ) اور عصری دواؤں طبی دوائیں اور زمین کی جڑی بوئیوں کا اجتماع افضل ہے (۲)۔

دونوں علاجوں کے مابین جمع کی مشروعیت کی دلیل نبی ﷺ کا فعل ہے جب آپ کو دوران نماز پکھونے ڈک مار دیا تھا تو فرمایا: ”لَعْنَ اللَّهِ الْعَقَرَبَ مَاتَدَعَ نَسِيَّاً وَ لَا غَيْرَهُ“۔

(۲) مَهْلَأً إِيَّهَا الرَّفَةُ / لعلیٰ بن محمد یاسین ص ۱۰۲۔

(۱) بخاری۔

(بچھوپر اللہ کی لعنت ہو جونہ نبی کو چھوڑتی ہے نہ کسی دوسرے کو)۔

راوی بیان کرتے ہیں: پھر آپ نے برتن منگایا جس میں پانی اور نمک تھا اور ذمک ماری ہوئی جگہ کو پانی اور نمک میں رکھتے اور ﴿فَلَهُ الْحَمْدُ لِلَّهِ أَكْبَر﴾ اور معوذ تین پڑھتے یہاں تک کہ آرام ہو گیا (۱)۔

۸- رقیہ کا فائدہ کب ہوتا ہے؟

اس سوال کا جواب دینا بڑا ہم ہے، کیونکہ کوئی آدمی کبھی خود اپنارقیہ کرتا ہے یا دوسروں کا کرتا ہے، مگر متوقع اثر، یا جلد شفا نہیں پاتا، اس وقت اس کے دل میں رقیہ کی منفعت کے متعلق شک پیدا ہوتا ہے، اور معتبر ضانہ سوال کرتا ہے: جو لوگ اس رقیہ کی منفعت کے قائل ہیں ان کی بات کہاں گئی؟ میں نے خود اپنارقیہ کیا مگر مرض میں کوئی شفایابی نہیں دیکھی، اور نہ حالت میں کوئی تبدیلی آئی؟

اس قسم کے سوالات کا جواب دیتے ہوئے ابن قیم رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہاں ایک باریکی ہے جسے سمجھنا ضروری ہے، وہ یہ کہ قرآنی آیات، اذکار، دعائیں جن کا شفا کے لئے رقیہ کیا جاتا ہے بلاشبہ یہ بذات خود نفع بخش اور باعث شفا ہیں، مگر ان کی قبولیت اور اثر عمل کرنے والے کی قوت کی متقاضی ہے، توجہ بھی شفا میں تا خیر ہو تو یہ فاعل کی تاثیر میں کمی یا منفعت کی عدم قبولیت کی وجہ سے ہوتا

(۱) سلسلہ صحیح / الالبانی (۵۳۸)

ہے، یا کسی اور قوی مانع کے سبب جو دو ایک کامیابی سے مانع ہوتا ہے ۱)۔

پھر دوسری جگہ زاد المعاد میں فرمایا: رقیہ سے علاج کرنے کے لئے دو چیزیں چاہئے: ایک چیز مریض کی طرف سے دوسری چیز معاجم کی طرف سے۔ مریض کی جانب سے قوت نفس اور اللہ کی طرف سچا لگاؤ ہونا چاہئے اور اس بات کا پختہ یقین کہ قرآن کریم مونوں کے لئے باعث شفا اور رحمت ہے، اور صحیح طریقہ سے دعا کرنا جس پر زبان و دل کا اتفاق ہو، کیونکہ رقیہ ایک قسم کی لڑائی ہے، اور لڑائی کرنے والا بغیر دو چیزوں کے کامیاب نہیں ہو سکتا:

اول: بذات خود ہتھیار عمدہ ہو۔

دوم: کلائی اور بازو طاقت ور ہو۔

جب بھی ان میں سے کوئی چیز معدوم ہو گی تو ہتھیار کا کوئی خاص فائدہ نہیں ہو گا۔ پھر اگر دونوں چیزیں معدوم ہوں تو کیا ہو گا؟ جب دل توحید، توکل، تقوی اور اللہ کی طرف توجہ سے عاری ہو، پھر کہاں کوئی ہتھیار رہ گیا۔

اسی طرح: معاجم کی جانب سے بھی دونوں چیزیں ہونی چاہئیں (قرآن و سنت ۲)۔

۱) الجواب الکافی / ابن القیم ص ۳۸۔

۲) زاد المعاد / ابن القیم ۲/ ۵۳۔

۹-رقیہ کی شرطیں:

- ۱-رقیہ اللہ تعالیٰ کے کلام، یا اس کے اسماء و صفات یا ماثور دعاوں کے ذریعہ ہو۔
- ۲-فصح عربی زبان میں ہو اور ایسے کلمات سے جن کے معنی معروف ہوں۔
- ۳-رقیہ کرنے والا یہ اعتقاد رکھے کہ یہ بذات خود فائدہ نہیں دے سکتی بلکہ اللہ کی تقدیر سے فائدہ ہوتا ہے۔
- ۴-رقیہ کسی حرام یا بدعتی شکل میں نہ ہو، مثلاً رقیہ با تھر روم میں یا مقبرہ میں ہو، یا رقیہ کرنے والا اس کے لئے کوئی وقت خاص کر رکھے، یا ستاروں اور سیاروں کو دیکھ کر رقیہ کرے، یا رقیہ کرنے والا جنگی ہو، یا مریض کو جنابت کی حالت میں آنے کا حکم دے۔
- ۵-رقیہ کرنے والا کوئی جادوگر، کاہن یا عراف نہ ہو۔
- ۶-رقیہ کسی حرام عبارت یا حرام رموز و اشارات پر مشتمل نہ ہو، کیونکہ اللہ نے حرام چیز میں شفای نہیں رکھی ہے^①۔

۱۰-علامات اور اشکال:

اگر یہ تمام علامتیں یا ان میں سے بعض پائی جائیں، یا کوئی ایک علامت بیداری

(۱) الرَّقَى عَلَى ضَوِءِ عَقِيْدَةِ أَهْلِ السَّنَّةِ وَالْجَمَعَةِ/د- علی بن نفیع العلبانی۔

یا نیند کی حالت میں غیر فطری شکل میں رونما ہو، مثلاً: بار بار ہو، یا اس کی قوت واضح ہو تو یہ اس بات پر دلیل ہے کہ آدمی کو شرعی رقیہ اور دیگر عصری دواؤں اور نفیاتی دواخنوں سے مراجحہ کی ضرورت ہے۔

ان علامتوں کے ذکر کے ساتھ ایک اہم معاملہ کی طرف اشارہ ضروری ہے وہ یہ کہ ان علامات کو ذکر کر کے نفس میں کسی بیماری کا وہم اور شک پیدا کرنا مقصود نہیں جیسا کہ بعض لوگوں کا خیال ہے، بلکہ ہمارے ذکر کرنے کا دو مقصد ہے:

اول: اگر آدمی میں یہ علامات نہ پائی جائیں تو اپنے رب کی حمد و شکر کرنا چاہئے کہ اس نے بہت سی نعمتوں سے نوازا جن میں سے ان امراض سے سلامتی بھی ہے۔

دوم: اگر ان میں کوئی علامت پائی جائے اور خود اپنایا کسی اور کا علاج کرنا چاہئے تو یہ شرعی رقیہ اور قابل اعتماد رقیہ کرنے والوں سے ہونا چاہئے، نہ کہ شعبدہ بازوں جادوگروں اور کاہنوں سے، کیونکہ ان کے پاس جانا حرام ہے، اور نعوذ باللہ یہ انسان کو شرک تک پہنچا دیتا ہے، اگرچہ وہ جھوٹا دعوی کرتے ہیں کہ ان کے پاس تمام امراض کا زود اثر علاج موجود ہے، ہمیں ان سے خبردار رہنا چاہئے اور پہنچا چاہئے۔

روحانی اور نفیاتی امراض کی علامتیں اور اشکال درج ذیل ہیں:

- ۱-اللہ کے ذکر اور اطاعت سے اعراض کرنا، خاص طور پر نماز سے دور رہنا۔
- ۲-دایگی دریسر جس کا کوئی جسمانی سبب نہ ہو۔
- ۳- سخت غصہ کے حالات، کہ انسان اپنے ارادہ و زبان پر کنٹرول سے باہر ہو جائے۔
- ۴- ذہنی انتشار۔
- ۵-غیر فطری طور پر کثرت نیسان۔
- ۶- سخت کاہلی کے ساتھ میں پورے جسم میں تھکاوٹ محسوس کرنا۔
- ۷- رات میں نیند کا اچاٹ ہو جانا، اور بآسانی نیند نہ آنا۔
- ۸- ہمیشہ غم و اضطراب اور تنگ دلی محسوس کرنا۔
- ۹- بلا سبب رونایا ہنسنا۔
- ۱۰- ڈراونے خواب دیکھنا۔
- ۱۱- زیادہ شرمانا، اور لوگوں سے تہائی پسند کرنا۔
- ۱۲- گھر میں یا اہل و عیال کے ساتھ بیٹھنے کو ناپسند کرنا، یا ان کے ساتھ سختی سے پیش آنا، اور گھریلو مشاکل کا بہت زیادہ رونما ہونا۔
- ۱۳- انسان کا سلسلی تغیرات میں پڑنا جبکہ کامیابی اور استقرار اس کا شیوه تھا۔
- ۱۴- جسم کے کسی حصہ میں کسی خاص مرض کا پیدا ہونا جس میں مادرن دوائیں یا

نفیاتی علاج کا رگر نہ ہو رہے ہوں، جیسے کینسر، جسم کی ایٹھن، زکام، الرجک
وغیرہ.....⁽¹⁾

۱۱۔ آپ خود اپنے معالج ہیں:

میرے پیارے بھائی! اگر آپ اپنی زندگی میں رقیہ کی منفعت کے قائل ہیں،
تو آپ کو کسی کے پاس جانے کی ضرورت نہیں، کہ وہ آپ کو رقیہ کرے، بلکہ آپ
بذات خود اپنارقیہ کر سکتے ہیں، اور یہ کئی ناحیہ سے افضل ہے:

اول: اللہ تعالیٰ پر توکل کا اعلیٰ درجہ یہی ہے کہ آپ شفا اور صحت و عافیت صرف
اللہ سے طلب کریں، کیونکہ یہ دعا کی ایک قسم ہے۔

دوم: انسان کا اپنارقیہ خود کرنا اخلاص کا زیادہ باعث ہے، اور اللہ کی طرف التجاء
و تضرع اس میں زیادہ پائی جاتی ہے، اسی لئے اس میں نفع زیادہ ہوتا ہے اور اللہ
کے حکم سے شفا جلد ملتی ہے۔

سوم: یہ رات و دن میں ہر وقت آپ کے پاس موجود ہوتا ہے، جبکہ دوسرے رقیہ
کرنے والوں کا خاص وقت ہوتا ہے، اور ان کے پاس آنے جانے میں دلی
لگی محسوس ہوتی ہے اور مال و وقت کی بربادی الگ سے ہوتی ہے.....

(۱) دیکھئے: دلیل المعالجین بالقرآن الکریم / ریاض محمد سماحة ص ۱۴۔

ہاں البتہ وہ شخص جس کی کوئی خاص حالت ہو یا کسی مرض سے وہ عاجز آپ کا ہو تو اسے کسی قابل اعتماد رقیہ کرنے والے کے پاس جانا چاہئے، تاکہ بحکم خدا مرض سے شفایا بی میں اس کی مدد کر سکے۔

۱۲- رقیہ (جھاڑ پھونک):

یہاں کچھ قرآنی آیات اور مسنون دعائیں بطور اختصار ذکر کی جاتی ہیں جو مصیبت یا مرض کے وقوع پذیر ہونے پر ازالہ اور علاج کے لئے پڑھی جاتی ہیں، اسی کے ساتھ مذکورہ مصیبت آنے سے پہلے نفس کی حفاظت کے لئے مختلف اعمال اور اذکار کا پابند بھی ہونا چاہئے، جو شخص کسی خاص مرض کے علاج کے لئے مزید معلومات چاہے تو اسے رقیہ کی معتمد کتابوں کی طرف رجوع کرنا چاہئے۔

اول: قرآنی آیات:

۱- ﴿بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ ☆ الْحَمْدُ لِلَّهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ ☆ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ ☆ مَالِكِ يَوْمِ الدِّينِ ☆ إِيَّاكَ نَعْبُدُ وَإِيَّاكَ نَسْتَعِينُ ☆ اهْدِنَا الصَّرَاطَ الْمُسْتَقِيمَ ☆ صَرَاطَ الَّذِينَ أَنْعَمْتَ عَلَيْهِمْ غَيْرِ الْمَغْضُوبِ عَلَيْهِمْ وَلَا الصَّالِحِينَ﴾ الفاتحة: ۱- ۷۔

(شروع کرتا ہوں اللہ کے نام سے جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہے، سب

تعریف اللہ تعالیٰ کے لئے ہے جو تمام جہانوں کا پالنے والا ہے، بڑا مہربان نہایت رحم کرنے والا، بد لے کے دن کامالک ہے، ہم صرف تیری ہی عبادت کرتے ہیں اور صرف تجھ ہی سے مدد چاہتے ہیں، ہمیں سید ہی اور پیغمبر کا راہ دکھا، ان لوگوں کی راہ جن پر تو نے انعام کیا ان کی نہیں جن پر غصب کیا گیا اور نہ گمراہوں کی)۔

۲- ﴿الَّمْ ☆ ذَلِكَ الْكِتَابُ لَا رَبَّ فِيهِ هُدَى لِلْمُتَّقِينَ ☆ الَّذِينَ يُؤْمِنُونَ بِالْغَيْبِ وَيَقِيمُونَ الصَّلَاةَ وَمِمَّا رَزَقَنَا هُمْ يُنْفِقُونَ ☆ وَالَّذِينَ يُؤْمِنُونَ بِمَا أُنْزَلَ إِلَيْكَ وَمَا أُنْزَلَ مِنْ قَبْلِكَ وَبِالآخِرَةِ هُمْ يُوقِنُونَ ☆ أُولَئِكَ عَلَى هُدَى مَنْ رَبَّهُمْ وَأُولَئِكَ هُمُ الْمُفْلِحُونَ﴾ البقرة: ۱-۵۔

الم، اس کتاب کے اللہ کی کتاب ہونے میں کوئی شک نہیں، پر ہیز گاروں کو راہ دکھانے والی ہے، جو لوگ غیب پر ایمان لاتے ہیں اور نماز قائم رکھتے ہیں اور ہمارے دئے ہوئے مال میں سے خرچ کرتے ہیں، اور جو لوگ ایمان لاتے ہیں اس پر جو آپ کی طرف اتارا گیا اور جو آپ سے پہلے اتارا گیا، اور وہ آخرت پر بھی یقین رکھتے ہیں، یہی لوگ اپنے رب کی طرف سے ہدایت پر ہیں اور یہی لوگ فلاح اور نجات پانے والے ہیں)۔

۳- ﴿وَاتَّبَعُوا مَا تَتَلَوَّا الشَّيَاطِينُ عَلَى مُلْكِ سُلَيْمَانَ وَمَا كَفَرَ سُلَيْمَانَ وَلَكِنَّ الشَّيَاطِينَ كَفَرُوا وَيَعْلَمُونَ النَّاسَ السَّحْرَ وَمَا أُنْزَلَ عَلَى الْمَلَكِينَ بِبَأْبَلٍ

هَارُوتَ وَمَارُوتَ وَمَا يُعْلَمَانِ مِنْ أَحَدٍ حَتَّىٰ يَقُولَا إِنَّمَا نَحْنُ فِتْنَةٌ فَلَا تَكْفُرْ
 فَيَتَعَلَّمُونَ مِنْهُمَا مَا يُفْرَقُونَ بِهِ بَيْنَ الْمَرِءَ وَزَوْجِهِ وَمَا هُمْ بِضَارِّينَ بِهِ مِنْ أَحَدٍ إِلَّا
 يِإِذْنِ اللَّهِ وَيَتَعَلَّمُونَ مَا يَضْرُّهُمْ وَلَا يَنْفَعُهُمْ وَلَقَدْ عَلِمُوا لَمَنِ اشْتَرَاهُ مَا لَهُ فِي
 الْآخِرَةِ مِنْ خَلَاقٍ وَلَبِئْسَ مَا شَرَّوْا بِهِ أَنْفُسَهُمْ لَوْ كَانُوا يَعْلَمُونَ ﴿البَّقَرَةُ: ٢٠﴾

(اور اس چیز کے پیچے لگ گئے جسے شیاطین حضرت سلیمان کی حکومت میں
 پڑھتے تھے، سلیمان نے تو کفر نہ کیا تھا، بلکہ یہ کفر شیطانوں کا تھا، اور وہ لوگوں کو
 جادو سکھایا کرتے تھے، اور بابل میں ہاروت ماروت دو فرشتوں پر جو اتارا گیا تھا، وہ
 دونوں بھی کسی شخص کو اس وقت تک نہیں سکھاتے تھے جب تک یہ نہ کہہ دیں کہ
 ہم تو ایک آزمائش ہیں تو کفر نہ کر، پھر لوگ ان سے وہ سیکھتے جس سے خاوند و بیوی
 میں جدائی ڈال دیں اور دراصل وہ بغیر اللہ تعالیٰ کی مرضی کے کسی کو کوئی نقصان
 نہیں پہنچا سکتے، یہ لوگ وہ سیکھتے ہیں جو انہیں نقصان پہنچائے اور نفع نہ پہنچا سکے،
 اور وہ بالیقین جانتے ہیں کہ اس کے لینے والے کا آخرت میں کوئی حصہ نہیں، اور وہ
 بدترین چیز ہے جس کے بد لے وہ اپنے آپ کو فروخت کر رہے ہیں، کاش کہ یہ
 جانتے ہوتے)۔

.....فَسَيَكِفِيكُمُ اللَّهُ وَهُوَ السَّمِيعُ الْعَلِيمُ ﴿البَّقَرَةُ: ١٣٧﴾

(اللہ تعالیٰ ان سے عنقریب آپ کی کفایت کرے گا اور وہ خوب سننے اور

جانے والا ہے)۔

۵- ﴿اللَّهُ لَا إِلَهَ إِلَّا هُوَ الْحَيُّ الْقَيُّوْمُ لَا تَأْخُذُهُ سِنَّةٌ وَ لَا نَوْمٌ لَهُ مَا فِي السَّمَاوَاتِ وَ مَا فِي الْأَرْضِ مَنْ ذَا الَّذِي يَشْفَعُ عِنْدَهُ إِلَّا بِإِذْنِهِ يَعْلَمُ مَا بَيْنَ أَيْدِيهِمْ وَ مَا خَلْفَهُمْ وَ لَا يُحِيطُونَ بِشَيْءٍ مِّنْ عِلْمِهِ إِلَّا بِمَا شَاءَ وَ سَعَ كُرْسِيُّهُ السَّمَاوَاتِ وَ الْأَرْضَ وَ لَا يَنْوِدُهُ حِفْظُهُمَا وَ هُوَ الْعَلِيُّ الْعَظِيْمُ﴾ البقرة: ۲۵۵

(اللہ تعالیٰ ہی معبود برحق ہے جس کے سوا کوئی معبود نہیں، جوز ندہ اور سب کا تھامنے والا ہے، جسے نہ اوٹھ کر آئے نہ نیند، اس کی ملکیت میں زمین اور آسمانوں کی تمام چیزیں ہیں۔ کون ہے جو اس کی اجازت کے بغیر اس کے سامنے شفاعت کر سکے، وہ جاتتا ہے جو ان کے سامنے ہے اور جو ان کے پیچھے ہے اور وہ اس کے علم میں سے کسی چیز کا احاطہ نہیں کر سکتے مگر جتنا وہ چاہے، اس کی کرسی کی وسعت نے زمین و آسمان کو گھیر رکھا ہے اور اللہ تعالیٰ ان کی حفاظت سے نہ تھکتا اور نہ اکتا ہے، وہ تو بہت بلند اور بہت بڑا ہے)۔

۶- ﴿لِلَّهِ مَا فِي السَّمَاوَاتِ وَ مَا فِي الْأَرْضِ وَ إِنْ تُبْدُوا مَا فِي أَنْفُسِكُمْ أَوْ تُخْفُوْهُ يُحَاسِبُكُمْ بِهِ اللَّهُ فَيَغْفِرُ لِمَنْ يَشَاءُ وَ يُعَذِّبُ مَنْ يَشَاءُ وَ اللَّهُ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ ☆ آمَنَ الرَّسُولُ بِمَا أُنْزِلَ إِلَيْهِ مِنْ رَبِّهِ وَ الْمُؤْمِنُوْنَ كُلُّ آمَنَ بِاللَّهِ وَ مَلَائِكَتِهِ وَ كُتُبِهِ وَ رُسُلِهِ لَا نُفَرَّقُ بَيْنَ أَحَدٍ مَنْ رُسُلِهِ وَ قَالُوا سَمِعْنَا وَ أَطْعَنَا غُفرَانَكَ رَبَّنَا

وَإِلَيْكَ الْمَصِيرُ ☆ لَا يُكَلِّفُ اللَّهُ نَفْسًا إِلَّا وُسْعَهَا لَهَا مَا كَسَبَتْ وَعَلَيْهَا مَا
اَكْتَسَبَتْ رَبَّنَا لَا تُؤَاخِذنَا إِنْ نَسِيَنَا أَوْ أَخْطَأَنَا رَبَّنَا وَلَا تَحْمِلْ عَلَيْنَا إِصْرًا كَمَا
حَمَلْتَهُ عَلَى الَّذِينَ مِنْ قَبْلِنَا رَبَّنَا وَلَا تُحَمِّلْنَا مَا لَا طَاقَةَ لَنَا بِهِ وَاعْفُ عَنَا وَاغْفِرْ لَنَا
وَارْحَمْنَا أَنَّتْ مَوْلَانَا فَانْصُرْنَا عَلَى الْقَوْمِ الْكَافِرِينَ ﴿البقرة: ٢٨٤-٢٨٦﴾

(آسمانوں اور زمین کی ہر چیز اللہ تعالیٰ ہی کی ملکیت ہے۔ تمہارے دلوں میں جو کچھ ہے اسے تم ظاہر کر دیا چھپاو، اللہ تعالیٰ اس کا حساب تم سے لے گا۔ پھر جسے چاہے بخششے اور جسے چاہے سزا دے اور اللہ تعالیٰ ہر چیز پر قادر ہے۔ رسول ایمان لایا اس چیز پر جو اس کی طرف اللہ تعالیٰ کی جانب سے اتری اور مو من بھی ایمان لائے، یہ سب اللہ تعالیٰ اور اس کے فرشتوں پر اور اس کی کتابوں پر اور اس کے رسولوں پر ایمان لائے، اس کے رسولوں میں سے کسی میں ہم تفرق نہیں کرتے، انہوں نے کہہ دیا کہ ہم نے سنا اور اطاعت کی، ہم تیری بخشش طلب کرتے ہیں اے ہمارے رب! اور ہمیں تیری ہی طرف لوٹا ہے۔ اللہ تعالیٰ کسی جان کو اس کی طاقت سے زیادہ تکلیف نہیں دیتا، جو نیکی وہ کرے وہ اس کے لئے اور جو برائی وہ کرے وہ اس پر ہے، اے ہمارے رب! اگر ہم بھول گئے ہوں یا خطا کی ہو تو ہمیں نہ پکڑنا، اے ہمارے رب! ہم پر وہ بوجہ نہ ڈال جو ہم سے پہلے لوگوں پر ڈالا تھا، اے ہمارے رب! ہم پر وہ بوجہ نہ ڈال جس کی ہمیں طاقت نہ ہو اور ہم سے درگز رفرما! اور ہمیں بخشش

دے اور ہم پر رحم کر! تو ہی ہمارا مالک ہے، ہمیں کافروں کی قوم پر غلبہ عطا فرما)۔

۷- ﴿الَّمْ ☆ إِلَهٌ لَا إِلَهٌ إِلَّا هُوَ الْحَيُّ الْقَيُّومُ ☆ نَزَّلَ عَلَيْكَ الْكِتَابَ بِالْحَقَّ مُصَدِّقًا لِمَا بَيْنَ يَدَيْهِ وَأَنْزَلَ التُّورَةَ وَالْإِنْجِيلَ ☆ مِنْ قَبْلٍ هُدًى لِلنَّاسِ وَأَنْزَلَ الْفُرْقَانَ إِنَّ الَّذِينَ كَفَرُوا بِآيَاتِ اللَّهِ لَهُمْ عَذَابٌ شَدِيدٌ وَاللَّهُ عَزِيزٌ ذُو انتِقَامٍ ☆ إِنَّ اللَّهَ لَا يَخْفِي عَلَيْهِ شَيْءٌ فِي الْأَرْضِ وَلَا فِي السَّمَاوَاتِ﴾ آل عمران: ۱-۵۔

(الم، اللہ تعالیٰ وہ ہے جس کے سوا کوئی معبد نہیں، جوز نہ اور سب کا نگہبان ہے، جس نے آپ پر حق کے ساتھ اس کتاب کو نازل فرمایا ہے جو اپنے سے پہلے کی تصدیق کرنے والی ہے، اسی نے اس سے پہلے تورات اور انجیل کو اتنا تارا، اس سے پہلے، لوگوں کو ہدایت کرنے والی بنائکر، اور قرآن بھی اسی نے اتنا، جو لوگ اللہ کی آئیوں سے کفر کرتے ہیں ان کے لئے سخت عذاب ہے اور اللہ تعالیٰ غالب ہے، بدله لینے والا ہے، یقیناً اللہ تعالیٰ پر زمین و آسمان کی کوئی چیز پو شیدہ نہیں)۔

۸- ﴿وَمَنْ يَتَنَعَّمْ بِغَيْرِ إِلْسَامٍ دِينًا فَلَنْ يُقْبَلَ مِنْهُ وَهُوَ فِي الْآخِرَةِ مِنَ الْخَاسِرِينَ﴾ آل عمران: ۸۵۔

(جو شخص اسلام کے سوا اور دین تلاش کرے اس کا دین قبول نہ کیا جائے گا اور وہ آخرت میں نقصان پانے والوں میں ہو گا)۔

۹- ﴿الَّذِينَ قَالَ لَهُمُ النَّاسُ إِنَّ النَّاسَ قَدْ جَمَعُوا لَكُمْ فَاخْشُوْهُمْ فَزَادُهُمْ

إِيمَانًا وَقَالُوا حَسِبْنَا اللَّهُ وَنَعَمُ الْوَكِيلُ ☆ فَانْقَلَبُوا بِنِعْمَةٍ مِّنَ اللَّهِ وَفَضَلٍ لَمْ يَمْسِسْهُمْ سُوءٌ وَاتَّبَعُوا رِضْوَانَ اللَّهِ وَاللَّهُ ذُو فَضْلٍ عَظِيمٍ ﴿١٧٣﴾ آل عمران ١٧٤۔

(وہ لوگ کہ جب ان سے لوگوں نے کہا کہ کافروں نے تمہارے مقابلے پر لشکر جمع کر لئے ہیں، تم ان سے خوف کھاؤ تو اس بات نے انہیں ایمان میں اور بڑھا دیا اور کہنے لگے ہمیں اللہ کافی ہے اور وہ بہت اچھا کار ساز ہے۔ (نتیجہ یہ ہوا کہ) اللہ کی نعمت و فضل کے ساتھ یہ لوٹے، انہیں کوئی برائی نہ پہنچی، انہوں نے اللہ تعالیٰ کی رضامندی کی پیروی کی، اللہ بہت بڑے فضل والا ہے)۔

١٠- ﴿وَإِنْ يَمْسِسْكُ اللَّهُ بِضُرٍّ فَلَا كَاشِفَ لَهُ إِلَّا هُوَ وَإِنْ يَمْسِسْكَ بِخَيْرٍ فَهُوَ عَلَىٰ كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ﴾ الأنعام: ١٧

(اور اگر تجھ کو اللہ تعالیٰ کوئی تکلیف پہنچائے تو اس کا دور کرنے والا سو اللہ کے اور کوئی نہیں، اور اگر تجھ کو اللہ تعالیٰ کوئی نفع پہنچائے تو وہ ہر چیز پر پوری قدرت رکھنے والا ہے)۔

١١- ﴿إِنَّ رَبَّكُمُ اللَّهُ الَّذِي خَلَقَ السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضَ فِي سَتَةٍ أَيَّامٍ ثُمَّ اسْتَوَى عَلَى الْعَرْشِ يُغْشِي اللَّيْلَ التَّهَارَ يَطْلُبُهُ حَيْثِنَا وَالشَّمْسَ وَالقَمَرَ وَالنَّجْوَمَ مُسَحَّرَاتٍ بِأَمْرِهِ أَلَا لَهُ الْحَلْقُ وَالْأَمْرُ تَبَارَكَ اللَّهُ رَبُّ الْعَالَمِينَ ☆ ادْعُو رَبَّكُمْ تَضَرَّعًا وَخُفْيَةً إِنَّهُ لَا يُحِبُّ الْمُعْتَدِينَ ☆ وَلَا تُفْسِدُوا فِي الْأَرْضِ بَعْدَ إِصْلَاحِهَا

وَادْعُوهُ خَوْفًا وَطَمْعًا إِنَّ رَحْمَتَ اللَّهِ فَرِيبٌ مِنَ الْمُحْسِنِينَ ﴿٥٤﴾ الاعراف: ٥٤-٥٦۔

(بے شک تمہارا رب اللہ ہی ہے جس نے سب آسمانوں اور زمین کو چھر روز میں پیدا کیا ہے، پھر عرش پر قائم ہوا۔ وہ شب سے دن کو ایسے طور پر چھپا دیتا ہے کہ وہ شب اس دن کو جلدی سے آلتی ہے اور سورج اور چاند اور دوسرے ستاروں کو پیدا کیا ایسے طور پر کہ سب اس کے حکم کے تابع ہیں۔ یاد رکھو اللہ ہی کے لئے خاص ہے خالق ہونا اور حاکم ہونا، بڑی خوبیوں سے بھرا ہوا ہے اللہ جو تمام عالم کا پروردگار ہے، تم لوگ اپنے پروردگار سے دعا کیا کرو گزگز کر کے بھی اور چپکے چپکے بھی۔ واقعی اللہ تعالیٰ ان لوگوں کو ناپسند کرتا ہے جو حد سے نکل جائیں۔ اور دنیا میں اس کے بعد کہ اس کی درستی کر دی گئی ہے، فساد مت پھیلاو اور تم اللہ کی عبادت کرو اس سے ڈرتے ہوئے اور امیدوار رہتے ہوئے۔ بے شک اللہ تعالیٰ کی رحمت نیک کام کرنے والوں کے نزدیک ہے)۔

۱۲- وَأَوْحَيْنَا إِلَى مُوسَى أَنَّ أَلْقِ عَصَاكَ فَإِذَا هِيَ تَلَقَّفُ مَا يَأْفِكُونَ ☆ فَوَقَعَ
الْحَقُّ وَبَطَلَ مَا كَانُوا يَعْمَلُونَ ☆ فَغُلِبُوا هُنَالِكَ وَانْقَلَبُوا صَاغِرِينَ ﴿١١٧﴾
الاعراف: ١١٧-١١٩۔

(اور ہم نے موسیٰ کو حکم دیا کہ اپنا عصا ڈال دیجئے! سو عصا کا ڈالنا تھا کہ اس نے ان کے سارے بنے بنائے کھیل کو نکالنا شروع کیا۔ پس حق ظاہر ہو گیا اور انہوں

نے جو کچھ بنیا تھا سب جاتا رہا۔ پس وہ لوگ اس موقع پر ہار گئے اور خوب ذلیل ہو کر پھرے۔)

۱۳۔ ﴿وَقَالَ فِرْعَوْنَ أَئْتُونِي بِكُلِّ سَاحِرٍ عَلَيْمٍ ﴾ فَلَمَّا جَاءَ السَّحْرَةُ قَالَ لَهُمْ مُوسَى أَقْوَا مَا أَنْتُمْ مُلْقُونَ ﴾ فَلَمَّا أَقْوَاهُمْ قَالَ مُوسَى مَا جِئْتُمْ بِهِ السَّحْرُ إِنَّ اللَّهَ سَيِّطِلُهُ إِنَّ اللَّهَ لَا يُصْلِحُ عَمَلَ الْمُفْسِدِينَ ﴾ وَيَحِقُّ اللَّهُ الْحَقُّ بِكَلِمَاتِهِ وَلَوْ كَرِهَ الْمُجْرِمُونَ ﴾ یونس: ۷۹-۸۲۔

(اور فرعون نے کہا کہ میرے پاس تمام ماہر جادو گروں کو حاضر کرو، پھر جب جادو گر آئے تو موسیٰ علیہ السلام نے ان سے فرمایا کہ ڈالو جو کچھ تم ڈالنے والے ہو، سو جب انہوں نے ڈالا تو موسیٰ علیہ السلام نے فرمایا کہ یہ جو کچھ تم لائے ہو جادو ہے، یقینی بات ہے کہ اللہ اس کو ابھی درہم برہم کئے دیتا ہے، اللہ ایسے فسادیوں کا کام بننے نہیں دیتا، اور اللہ تعالیٰ حق کو اپنے فرمان سے ثابت کر دیتا ہے گو مجرم کیسا ہی ناگوار سمجھیں۔)

۱۴۔ ﴿وَنَزَّلْنَا مِنَ الْقُرْآنِ مَا هُوَ شِفَاءٌ وَرَحْمَةٌ لِلْمُؤْمِنِينَ وَلَا يَزِيدُ الظَّالِمِينَ إِلَّا خَسَارًا ﴾ الإسراء: ۸۲۔

(یہ قرآن جو ہم نازل کر رہے ہیں مونوں کے لئے تو سر اسر شفا اور رحمت ہے، ہاں ظالموں کو بجز نقصان کے اور کوئی زیادتی نہیں ہوتی)۔

۱۵- ﴿وَلَوْلَا إِذْ دَخَلْتَ جَنَّتَكَ فُلْتَ مَا شَاءَ اللَّهُ لَا فُورَةَ إِلَّا بِاللَّهِ إِنَّ رَبَّنِي أَنَا أَكْفَلُ مِنْكَ مَا لَأُوَلَدَ﴾ (الكهف: ۳۹)

(تو نے اپنے باغ میں جاتے وقت کیوں نہ کہا کہ اللہ کا چاہا ہونے والا ہے، کوئی طاقت نہیں مگر اللہ کی مدد سے، اگر تو مجھے مال اور اولاد میں اپنے سے کم دیکھ رہا ہے)۔

۱۶- ﴿قَالُوا يَا مُوسَى إِنَّمَا أَنْتُمْ تُلْقَى وَإِنَّمَا أَنْ نُكَوِّنَ أَوَّلَ مَنْ أَلْقَى ☆ قَالَ بَلَّ أَلْقَوْا فِي إِذَا حِبَّالْهُمْ وَعَصَيْهُمْ يُخَيِّلُ إِلَيْهِ مِنْ سِحْرِهِمْ أَنَّهَا تَسْعَى ☆ فَأَوْجَسَ فِي نَفْسِهِ خَيْفَةً مُوسَى ☆ قُلْنَا لَا تَخَفْ إِنَّكَ أَنْتَ الْأَعْلَى ☆ وَأَلْقَى مَا فِي يَمِينِكَ تَلْقَفَ مَا صَنَعْتُ إِنَّمَا صَنَعْتُ وَأَكِيدُ سَاحِرٍ وَلَا يُفْلِحُ السَّاحِرُ حِيثُ أَتَى﴾ (طہ: ۶۵-۶۹)

(کہنے لگے کہ اے موسی! یا تو تو پہلے ڈال یا ہم پہلے ڈالنے والے بن جائیں، جواب دیا کہ نہیں تم ہی پہلے ڈالو، اب تو موسی کو یہ خیال گزرنے لگا کہ ان کی رسیاں اور لکڑیاں ان کے جادو کے زور سے دوڑ بھاگ رہی ہیں۔ پس موسی علیہ السلام نے اپنے دل ہی میں میں ڈر محسوس کیا، ہم نے فرمایا کچھ خوف نہ کریں گیا تو ہی غالب اور برتر ہے گا، اور تیرے دائیں ہاتھ میں جو ہے اسے ڈال دے کہ ان کی تمام کاریگری کو وہ نگل جائے، انہوں نے جو کچھ بنایا ہے یہ صرف جادو گروں کے کرتب ہیں اور جادو گر کبیس سے بھی آئے کامیاب نہیں ہوتا)۔

۱۷- ﴿فَحَسِبْتُمْ أَنَّمَا خَلَقْنَاكُمْ عَبَثًا وَأَنَّكُمْ إِلَيْنَا لَا تَرْجِعُونَ﴾ فَتَعَالَى اللَّهُ
 الْمَلِكُ الْحَقُّ لَا إِلَهَ إِلَّا هُوَ رَبُّ الْعَرْشِ الْكَرِيمُ ﴿وَمَنْ يَدْعُ مَعَ اللَّهِ إِلَهًاٰ أَخْرَى لَا
 بُرْهَانَ لَهُ بِهِ فَإِنَّمَا حِسَابُهُ عِنْدَ رَبِّهِ إِنَّهُ لَا يُفْلِحُ الْكَافِرُونَ﴾ وَقُلْ رَبِّ اغْفِرْ وَارْحَمْ
 وَأَنْتَ خَيْرُ الرَّاحِمِينَ ﴿الْمَؤْمَنُونَ ۖ ۱۱۵-۱۱۸﴾

(کیا تم یہ گمان کئے ہوئے ہو کہ ہم نے تمہیں یوں ہی بیکار پیدا کیا ہے اور یہ
 کہ تم ہماری طرف لوٹائے ہی نہ جاؤ گے۔ اللہ تعالیٰ سچا بادشاہ ہے وہ بڑی بلندی والا
 ہے، اس کے سوا کوئی معبود نہیں، وہی بزرگ عرش کا مالک ہے۔ جو شخص اللہ کے
 ساتھ کسی دوسرے معبود کو پکارے جس کی کوئی دلیل اس کے پاس نہیں، پس اس
 کا حساب تو اس کے رب کے اوپر ہی ہے، بیٹھ کافر لوگ نجات سے محروم ہیں۔
 اور کہو کہ اے میرے رب! تو بخش دے اور رحم کرو اور تو سب مہربانوں سے بہتر
 مہربانی کرنے والا ہے)۔

۱۸- ﴿يَسْ ﴿وَالْقُرْآنُ الْحَكِيمُ ﴾ إِنَّكَ لَمِنَ الْمُرْسَلِينَ ﴾ عَلَىٰ صِرَاطِ
 مُسْتَقِيمٍ ﴾ تَنْزِيلَ الْعَزِيزِ الرَّحِيمِ ﴾ لِتُنذِرَ قَوْمًا مَا أَنذَرَ آبَاؤُهُمْ فَهُمْ غَافِلُونَ ﴾
 لَقَدْ حَقَّ الْقَوْلُ عَلَىٰ أَكْثَرِهِمْ فَهُمْ لَا يُؤْمِنُونَ ﴾ إِنَّا جَعَلْنَا فِي أَعْنَاقِهِمْ أَغْلَالًا فَهُمْ
 إِلَى الْأَذْقَانِ فَهُمْ مُقْمَحُونَ ﴾ وَجَعَلْنَا مِنْ بَيْنِ أَيْدِيهِمْ سَدًا وَمِنْ خَلْفِهِمْ سَدًا
 فَأَغْشَيْنَاهُمْ فَهُمْ لَا يُبَصِّرُونَ﴾ ﴿يَسٌ ۖ ۱-۹﴾

(یہیں، قسم ہے قرآن باحکمت کی، کہ بے شک آپ پیغمبروں میں سے ہیں، سید ہے راستے پر ہیں، یہ قرآن اللہ زبردست مہربان کی طرف سے نازل کیا گیا ہے، تاکہ آپ ایسے لوگوں کو ڈرائیں جن کے باپ دادے نہیں ڈرانے گئے تھے، سو یہ غافل ہیں، ان میں سے اکثر لوگوں پر بات ثابت ہو چکی ہے سو یہ لوگ ایمان نہ لائیں گے، ہم نے ان کی گردنوں میں طوق ڈال دئے ہیں پھر وہ ٹھوڑیوں تک ہیں جس سے ان کے سراو پر کوالت گئے ہیں، اور ہم نے ایک آڑان کے سامنے کر دی اور ایک آڑان کے پیچھے کر دی، جس سے ہم نے ان کو ڈھانک دیا سو وہ نہیں دیکھ سکتے)۔

۱۹ - ﴿وَالصَّافَاتِ صَفَا ﴿☆ فَالْأَجْرَاتِ رَجْرَا ﴿☆ فَالْتَّالِيَاتِ ذِكْرًا ﴿☆ إِنَّ
إِلَهَكُمْ لَوَاحِدٌ ﴿☆ رَبُّ السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضِ وَمَا بَيْنَهُمَا وَرَبُّ الْمَشَارِقِ ﴿☆ إِنَّا
زَيَّنَّا السَّمَاءَ الدُّنْيَا بِزِينَةِ الْكَوَاكِبِ ﴿☆ وَحِفْظًا مِنْ كُلِّ شَيْطَانٍ مَارِدٍ ﴿☆ لَا
يَسْمَعُونَ إِلَى الْمَلَأِ الْأَعْلَى وَيُقَدَّفُونَ مِنْ كُلِّ جَانِبٍ ﴿☆ دُخُورًا وَلَهُمْ عَذَابٌ
وَاصِبٌ ﴿☆ إِلَّا مَنْ خَطِفَ الْخَطْفَةَ فَأَتَبَعَهُ شَهَابٌ ثَاقِبٌ ﴿☆ الصافات: ۱۰ - ۱۹ -

(قسم ہے صفائی وائلے فرشتوں کی، پھر پوری طرح ڈانٹنے والوں کی، پھر ذکر اللہ کی تلاوت کرنے والوں کی، یقیناً تم سب کا معبود ایک ہی ہے، آسمانوں اور زمین اور ان کے درمیان کی تمام چیزوں اور مشرقوں کا رب وہی ہے، ہم نے

آسمان دنیا کو ستاروں کی زینت سے آراستہ کیا، اور حفاظت کی سرکش شیطان سے، عالم بالا کے فرشتوں کی باتوں کو سننے کے لئے وہ کان بھی نہیں لگا سکتے، بلکہ ہر طرف سے وہ مارے جاتے ہیں، بھگانے کے لئے اور ان کے لئے دائمی عذاب ہے، مگر جو کوئی ایک آدھ بات اچک لے بھاگے تو فوراً ہی اس کے پیچے دہکتا ہوا شعلہ لگ جاتا ہے)۔

۲۰- ﴿ حَمَّ ﴿ تَنْزِيلُ الْكِتَابِ مِنَ اللَّهِ الْعَزِيزِ الْعَلِيمِ ﴾ ﴿ غَافِرُ الدَّنْبِ وَقَابِلُ التَّوْبَ شَدِيدُ الْعِقَابِ ذِي الْطَّوْلِ لَا إِلَهَ إِلَّا هُوَ إِلَيْهِ الْمَصِيرُ ﴾ ﴿ غافر: ۱ - ۳ ۔

(حُم، اس کتاب کا نازل فرمانا اس اللہ کی طرف سے ہے جو غالب اور دانا ہے، گناہ کا بخشنے والا اور توبہ کا قبول فرمانے والا سخت عذاب والا انعام و قدرت والا، جس کے سوا کوئی معبود نہیں، اسی کی طرف واپس لوٹنا ہے)۔

۲۱- ﴿ وَإِذْ صَرَفَنَا إِلَيْكَ نَفَرَ أَمْنَ الْجِنِّ يَسْتَمِعُونَ الْقُرْآنَ فَلَمَّا حَضَرُوا هُوَ قَالُوا أَنْصِتُوا فَلَمَّا فُضِيَّ وَلَوْ إِلَى قَوْمِهِمْ مُنْذَرِينَ ﴿ قَالُوا يَا قَوْمَنَا إِنَّا سَمِعْنَا كِتَابًا أُنْزَلَ مِنْ بَعْدِ مُوسَى مُصَدَّقًا لِمَا بَيْنَ يَدِيهِ يَهْدِي إِلَى الْحَقِّ وَإِلَى طَرِيقٍ مُسْتَقِيمٍ ﴾ يَا قَوْمَنَا أَجِيبُوا دَاعِيَ اللَّهِ وَآمُنُوا بِهِ يَعْفُرُ لَكُمْ مِنْ ذُنُوبِكُمْ وَيُجْرِي لَكُمْ مِنْ عَذَابِ الْيَمِّ ﴿ وَمَنْ لَا يُحِبُ دَاعِيَ اللَّهِ فَلَيَسْ بِمُعْجِزٍ فِي الْأَرْضِ وَلَيَسْ لَهُ مِنْ دُونِهِ أَوْلَيَاءُ أُولَئِكَ فِي ضَلَالٍ مُبِينٍ ﴾ ﴿ الأَحْقَاف: ۲۹ - ۳۲ ۔

(اور یاد کرو جبکہ ہم نے جنوں کی ایک جماعت کو تیری طرف متوجہ کیا کہ وہ قرآن سنیں، پس جب نبی کے پاس پہنچ گئے تو ایک دوسرے سے کہنے لگے خاموش ہو جاؤ، پھر جب پڑھ کر ہو گیا تو اپنی قوم کو خبردار کرنے کے لئے واپس لوٹ گئے۔ کہنے لگے اے ہماری قوم! ہم نے یقیناً وہ کتاب سنی ہے جو موسیٰ علیہ السلام کے بعد نازل کی گئی ہے جو اپنے سے پہلی کتابوں کی تصدیق کرنے والی ہے جو سچے دین کی اور راہ راست کی طرف رہنمائی کرتی ہے۔ اے ہماری قوم! اللہ کے بلانے والے کا کہنا مانو، اس پر ایمان لاو تو اللہ تمہارے گناہ بخش دے گا اور تمہیں المناک عذاب سے پناہ دے گا۔ اور جو شخص اللہ کے بلانے والے کا کہنا نہ مانے گا پس وہ زمین میں کہیں بھاگ کر اللہ کو عاجز نہیں کر سکتا، نہ اللہ کے سوا اور کوئی اس کے مددگار ہوں گے، یہ لوگ کھلی گرائی میں ہیں)۔

۲۲- ﴿يَا مَعْشَرَ الْجِنِّ وَالْإِنْسِ إِنِ اسْتَطَعْتُمْ أَنْ تَنْفُذُوا مِنْ أَقْطَارِ السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضِ فَانْفُذُوا لَا تَنْفُذُونَ إِلَّا بِسُلْطَانٍ ﴾فِيَّ آلَاءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبَانِ ﴾يُرِسِّلُ عَلَيْكُمَا شُوَاظٌ مِّنْ نَارٍ وَنُحَاسٌ فَلَا تَنْصِرَانِ﴾ الرحمن: ۳۳-۳۵۔

(اے انسان و جنات کی گروہ! اگر تم میں آسمانوں اور زمین کے کناروں سے باہر نکل جانے کی طاقت ہے تو نکل بھاگو! بغیر غلبہ اور طاقت کے تم نہیں نکل سکتے، پھر اپنے رب کی کس کس نعمت کو جھٹکاؤ گے؟ تم پر آگ کے شعلے اور دھواں چھوڑا

جائے گا پھر تم مقابلہ نہ کر سکو گے)۔

۲۳- ﴿لَوْأَنْزَلْنَاهُذَا الْقُرْآنَ عَلَى جَبَلٍ لَرَأَيْتَهُ خَاسِعًا مَتَصَدِّعًا مِنْ خَشْيَةِ اللَّهِ وَتِلْكَ الْأَمْثَالُ نَصْرِبُهَا لِلنَّاسِ لَعَلَّهُمْ يَتَفَكَّرُونَ ☆ هُوَ اللَّهُ الَّذِي لَا إِلَهَ إِلَّا هُوَ عَالَمُ الْغَيْبِ وَالشَّهَادَةِ هُوَ الرَّحْمَنُ الرَّحِيمُ ☆ هُوَ اللَّهُ الَّذِي لَا إِلَهَ إِلَّا هُوَ الْمَلِكُ الْقَدُّوسُ السَّلَامُ الْمُؤْمِنُ الْمُهَمِّنُ الْعَزِيزُ الْجَبَارُ الْمُتَكَبِّرُ سُبْحَانَ اللَّهِ عَمَّا يُشَرِّكُونَ ☆ هُوَ اللَّهُ الْخَالِقُ الْبَارِيُّ الْمُصَوِّرُ لَهُ الْأَسْمَاءُ الْحُسْنَى يُسَبِّحُ لَهُ مَا فِي السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضِ وَهُوَ الْعَزِيزُ الْحَكِيمُ﴾ الحشر: ۲۱-۲۴۔

(اگر ہم اس قرآن کو کسی پہاڑ پر اتارتے تو تو دیکھتا کہ خوف الہی سے وہ پست ہو کر تکڑے تکڑے ہو جاتا۔ ہم ان مثالوں کو لوگوں کے سامنے بیان کرتے ہیں تاکہ وہ غور و فکر کریں۔ وہی اللہ ہے جس کے سوا کوئی معبد نہیں، چھپے کھلے کا جانے والا مہربان اور رحم کرنے والا، وہی اللہ ہے جس کے سوا کوئی معبد نہیں، بادشاہ، نہایت پاک، سب عیوبوں سے صاف، اسکن دینے والا، نگہبان، غالب زور آور، اور بڑائی والا، پاک ہے اللہ ان چیزوں سے جنہیں یہ اس کا شریک بناتے ہیں۔ وہی اللہ ہے بیدا کرنے والا، وجود بخشنے والا، صورت بنانے والا، اسی کے لئے نہایت اچھے نام ہیں، ہر چیز خواہ وہ آسمانوں میں ہو خواہ زمین میں ہو اس کی پاکی بیان کرتی ہے، اور وہی غالب حکمت والا ہے)۔

۲۴- ﴿تَبَارَكَ الَّذِي بِيَدِهِ الْمُلْكُ وَهُوَ عَلَىٰ كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ ☆ الَّذِي خَلَقَ
الْمَوْتَ وَالْحَيَاةَ لِيَبْلُوْكُمْ أَيْمَكُمْ أَحَسَنُ عَمَلًا وَهُوَ الْعَزِيزُ الْغَفُورُ ☆ الَّذِي خَلَقَ
سَبْعَ سَمَاوَاتٍ طِبَاقًا مَا تَرَىٰ فِي خَلْقِ الرَّحْمَنِ مِنْ تَفَاقُوتٍ فَارْجِعِ الْبَصَرَ هَلْ تَرَىٰ
مِنْ قُطُورٍ ☆ ثُمَّ ارْجِعِ الْبَصَرَ كَرَّتَيْنِ يَنْقَلِبِ إِلَيْكَ الْبَصَرُ خَاسِئًا وَهُوَ حَسِيرٌ ﴾
الملک: ۱-۴۔

(بہت بارکت ہے وہ اللہ جس کے ہاتھ میں بادشاہی ہے، اور جو ہر چیز پر
قدرت رکھنے والا ہے، جس نے موت اور حیات کو اس لئے پیدا کیا کہ تمہیں
آزمائے کہ تم میں سے اچھے کام کون کرتا ہے، اور وہ غالب اور بخشنے والا ہے، جس
نے سات آسمان اور پتلے بنائے، تو رحمٰن کی پیدائش میں کوئی بے ضابطگی نہ دیکھے
گا، دوبارہ نظریں ڈال کر دیکھ لے کیا کوئی شکاف بھی نظر آ رہا ہے۔ پھر دوہراؤ کر دو
دوبار دیکھ لے تیری نگاہ تیری طرف ذیل و عاجز ہو کر تھکی ہوئی لوٹ آئے گی)۔

۲۵- ﴿وَإِنْ يَكُادُ الَّذِينَ كَفَرُوا لِيُلْقَوْنَكَ بِأَبْصَارِهِمْ لَمَّا سَمِعُوا الْذِكْرَ
وَيَقُولُونَ إِنَّهُ لَمَجْنُونٌ ☆ وَمَا هُوَ إِلَّا ذِكْرٌ لِلْعَالَمِينَ ﴾ القلم: ۵۱-۵۲۔

(اور قریب ہے کہ کافر اپنی تیز نگاہوں سے آپ کو پھسلا دیں، جب کبھی
قرآن سنتے ہیں اور کہہ دیتے ہیں یہ تو ضرور دیوانہ ہے، در حقیقت یہ قرآن تو تمام
جہان والوں کے لئے سر اسر لفیحت ہی ہے)۔

۲۶ - ﴿ قُلْ أُوحِيَ إِلَيَّ أَنَّهُ أَسْتَمَعَ نَفَرٌ مِّنَ الْجِنِّ فَقَالُوا إِنَّا سَمِعْنَا فَرَّ آنَّا عَجَباً
 ☆ يَهْدِي إِلَى الرُّشْدِ فَأَمَّا بِهِ وَلَنْ نُشْرِكَ بِرَبِّنَا أَحَدًا ☆ وَأَنَّهُ تَعَالَى جَدُّ رَبِّنَا مَا
 اتَّخَذَ صَاحِبَةً وَلَا وَلَدًا ☆ وَأَنَّهُ كَانَ يَقُولُ سَفِيهِنَا عَلَى اللَّهِ شَطَطَا ☆ وَأَنَّا ظَنَّنَا
 أَنَّ لَنْ تَقُولَ الْإِنْسُ وَالْجِنُّ عَلَى اللَّهِ كَذِبَا ☆ وَأَنَّهُ كَانَ رِجَالٌ مِّنَ الْإِنْسِ يَعْوِذُونَ
 بِرِجَالٍ مِّنَ الْجِنِّ فَزَادُوهُمْ رَهْقًا ☆ وَأَنَّهُمْ ظَنَّوْا كَمَا ظَنَّنُتُمْ أَنْ لَنْ يَبْعَثَ اللَّهُ
 أَحَدًا ☆ وَأَنَّا لَمْسَنَا السَّمَاءَ فَوَجَدْنَاهَا مُلْتَسِتَ حَرَسًا شَدِيدًا وَشَهِيدًا ☆ وَأَنَّا كُنَّا
 نَقْعُدُ مِنْهَا مَقَاعِدَ لِلْسَّمَعِ فَمَنْ يَسْتَمِعُ إِلَيْنَا يَجْدِلُهُ شِهَابَارَ صَدَا ﴾ (الجن: ۱ - ۹) .

(اے محمد ﷺ آپ کہہ دیں کہ مجھے وحی کی گئی ہے کہ جنوں کی ایک جماعت نے قرآن سنا اور کہا کہ ہم نے عجیب قرآن سنا ہے، جو راہ راست کی طرف رہنمائی کرتا ہے، ہم اس پر ایمان لا چکے اب ہرگز کسی کو بھی اپنے رب کا شریک نہ بنائیں گے، اور بیشک ہمارے رب کی شان بڑی بلند ہے نہ اس نے کسی کو اپنی بیوی بنایا ہے نہ بیٹا اور یہ کہ ہم میں کا یہ قوف اللہ کے بارے خلاف حق باتیں کہا کرتا تھا، اور ہم تو یہی سمجھتے رہے کہ ناممکن ہے کہ انسان اور جنات اللہ پر جھوٹی باتیں لگائیں۔ بات یہ ہے کہ چند انسان بعض جنات سے پناہ طلب کیا کرتے تھے جس سے جنات اپنی سرکشی میں اور بڑھ گئے، اور انسانوں نے بھی تم جنوں کی طرح گمان کر لیا تھا کہ اللہ کسی کو نہ بھیجے گا یا کسی کو دوبارہ زندہ نہ کرے گا، اور ہم نے آسمان کو

ٹوٹ کر دیکھاتو اے سخت چوکیداروں اور سخت شعلوں سے پُر پایا، اس سے پہلے ہم با تیس سننے کے لئے آسمان میں جگہ جگہ بیٹھ جایا کرتے تھے، اب جو بھی کان لگاتا ہے وہ ایک شعلے کو اپنی تاک میں پاتا ہے)۔

۲۷- ﴿فُلْ هُوَ اللَّهُ أَحَدٌ ﴾الله الصَّمَدُ ﴿لَمْ يَلِدْ وَلَمْ يُوَلَّدُ ﴾وَلَمْ يَكُنْ لَّهُ كُفُوأً أَحَدٌ ﴾الإخلاص: ۱-۴۔

(آپ کہہ دیجئے کہ وہ اللہ تعالیٰ ایک ہی ہے، اللہ تعالیٰ بے نیاز ہے، نہ اس سے کوئی پیدا ہوانہ وہ کسی سے پیدا ہوا، اور نہ کوئی اس کا ہمسر ہے)۔

۲۸- ﴿فُلْ أَعُوْذُ بِرَبِّ الْفَلَقِ ﴾مِنْ شَرِّ مَا خَلَقَ ﴾وَمِنْ شَرِّ غَاسِقٍ إِذَا وَقَبَ ﴾وَمِنْ شَرِّ النَّفَاثَاتِ فِي الْعُقَدِ ﴾وَمِنْ شَرِّ حَاسِدٍ إِذَا حَسَدَ ﴾الفلق: ۱-۵۔

(آپ کہہ دیجئے! کہ میں صبح کے رب کی پناہ میں آتا ہوں، ہر اس چیز کے شر سے جو اس نے پیدا کی ہے، اور اندر ہیری رات کی تاریکی کے شر سے جب اس کا اندر ہیرا پھیل جائے، اور گرہ لگا کر ان میں پھونکنے والیوں کے شر سے بھی، اور حسد کرنے والے کی برائی سے بھی جب وہ حسد کرے)۔

۲۹- ﴿فُلْ أَعُوْذُ بِرَبِّ النَّاسِ ﴾مَلِكُ النَّاسِ ﴾إِلَهُ النَّاسِ ﴾مِنْ شَرِّ الْوَسَاسِ الْخَنَاسِ ﴾الَّذِي يُوَسِّعُ فِي صُدُورِ النَّاسِ ﴾مِنَ الْجِنَّةِ وَالنَّاسِ ﴾الناس: ۱-۶۔

(آپ کہہ دیجئے! کہ میں لوگوں کے پروردگار کی پناہ میں آتا ہوں، لوگوں کے مالک کی اور لوگوں کے معبود کی پناہ میں وسوسہ ڈالنے والے پیچھے ہٹ جانے والے کے شر سے، جو لوگوں کے سینوں میں وسوسہ ڈالتا ہے، خواہ وہ جن میں سے ہو یا انسان میں سے)۔

دوم: احادیث نبویہ سے رقیہ

یہ وہ دعائیں، اور رقیہ ہیں جن کے ذریعہ آدمی جادو، نظر بد، اور شیطانی آسیب یاد گیر امراض سے خود اپنایا کسی دوسرے کارقیہ کر سکتا ہے، یہ اللہ کے حکم سے جامع اور نفع بخش رقیہ ہیں^(۱):

۱- ”بِسْمِ اللَّهِ أَرْقِيلَكَ (۲)، مِنْ كُلِّ شَيْءٍ يُؤْذِيْكَ، مِنْ شَرِّ كُلِّ نَفْسٍ أَوْ عَيْنٍ حَاسِدٍ، اللَّهُ يَسْفِيْكَ، بِسْمِ اللَّهِ أَرْقِيلَكَ“ (۳)۔

(اللہ کے نام سے میں آپ کو رقیہ کرتا ہوں، ہر چیز سے جو آپ کو تکلیف دے، ہر نفس کے شر اور حسد کرنے والی نگاہ سے اللہ آپ کو شفادے، اللہ کے نام سے میں آپ کو رقیہ کرتا ہوں)۔

(۱) العلاج بالرقى من الكتاب والسنۃ/للشيخ سعید القحطاني ص ۹۴۔

(۲) تاری اپنارقیہ کرے تو مکلم کا صیغہ استعمال کرے اور کہے: (ارقی نفسی - اللہ یشفیبی)۔

(۳) مسلم۔

۲- "أَسْأَلُ اللَّهَ الْعَظِيمَ رَبَّ الْعَرْشِ الْعَظِيمِ أَنْ يَشْفِيكَ" سات بار^(۱)۔

(میں اللہ عظیم، عرش کے مالک سے سوال کرتا ہوں کہ آپ کو شفادے)۔

۳- مریض جسم میں درد کی جگہ پر ہاتھ رکھے اور بسم اللہ تین بار کہے، پھر یہ دعا کہے: "أَعُوذُ بِعِزَّةِ اللَّهِ وَقُدْرَتِهِ مِنْ شَرِّ مَا أَجِدُ وَأَحَادِرُ" سات بار^(۲)۔

(میں پناہ لیتا ہوں اللہ کے غلبے اور اس کی قدرت کی ہر اس تکلیف سے جسے میں پاتا ہوں اور اس سے بچنا چاہتا ہوں)۔

۴- "اللَّهُمَّ رَبَّ النَّاسِ أَذَّبَ النَّاسَ، اشْفُهْ أَنْتَ الشَّافِي لَا شِفَاءَ إِلَّا شِفَاؤُكَ، شِفَاءٌ لَا يُغَادِرُ سُقُمًا" ^(۳)۔

(اے اللہ، لوگوں کے پروردگار تکلیف دور کر اسے شفا بخش تو ہی شفادینے والا ہے، نہیں ہے شفا مگر تیری ہی طرف سے، ایسی شفا کہ کسی قسم کی یماری نہ چھوڑے)۔

۵- "أَعُوذُ بِكَلِمَاتِ اللَّهِ التَّامَةِ مِنْ كُلِّ شَيْطَانٍ وَهَامَةٍ وَمِنْ كُلِّ عَيْنٍ لَامَةٍ" ^(۴)۔

(ہر وسوسہ ڈالنے والے شیطان اور ہر ملامت کرنے والی نگاہ سے اللہ کے کلمات تامہ کے ذریعہ پناہ چاہتا ہوں)۔

(۱) ترمذی ۲/۳۱۰، صحیح البخاری ۵/۱۸۰۔

(۲) بخاری۔

(۳) مسلم۔

(۴) احمد

۶- ”أَعُوذُ بِكَلِمَاتِ اللَّهِ التَّامَاتِ الَّتِي لَا يُجَارُ عَلَيْهَا بَرٌ وَلَا فَاجِرٌ، مِنْ شَرِّ مَا خَلَقَ، وَبَرَأْدَرَا، وَمِنْ شَرِّ مَا يَنْزِلُ مِنَ السَّمَاءِ، وَمِنْ شَرِّ مَا يَعْرُجُ فِيهَا، مِنْ شَرِّ مَا دَرَا فِي الْأَرْضِ، وَمِنْ شَرِّ مَا يَخْرُجُ مِنْهَا، وَمِنْ شَرِّ فِتْنَ اللَّيْلِ وَالنَّهَارِ، وَمِنْ شَرِّ كُلِّ طَارِقٍ إِلَّا طَارِقٍ فَيَطْرُقُ بِخَيْرٍ يَارَ حَمَنَ“^(۱)۔

(اللہ کے کلمات تامہ کے ذریعہ پناہ چاہتا ہوں جن سے کوئی نیک اور فاجر نکل نہیں سکتا، ان چیزوں کے شر سے جنہیں پیدا کیا، پیدا کیا اور پھیلایا، اور اس چیز کے شر سے جو آسمان سے اترے اور اس چیز کے شر سے جو اس میں داخل ہو، اس شر سے جو زمین میں پھیلی، اور اس شر سے جو زمین سے نکلے، رات و دن کے فتنوں کے شر سے، اور ہر کھنکھٹانے والے کے شر سے مگر جو بھلائی کی پکار لگائے اے رحمٰن)۔

۷- ”اللَّهُمَّ رَبَّ السَّمَاوَاتِ السَّبْعِ وَرَبَّ الْعَرْشِ الْعَظِيمِ، رَبَّنَا وَرَبَّ كُلِّ شَيْءٍ فَالْقَاتِلُ الْحَبَّ وَالنَّوْيُ، وَمُنْزَلُ التَّوْرَاةِ وَالْإِنْجِيلِ وَالْقُرْآنِ، أَعُوذُ بِكَ مِنْ شَرِّ كُلِّ شَيْءٍ، أَنْتَ أَخِذُ بِنَاصِيَّتِهِ، أَنْتَ الْأَوَّلُ فَلَيْسَ قَبْلَكَ شَيْءٌ، وَأَنْتَ الْآخِرُ فَلَيْسَ بَعْدَكَ شَيْءٌ، وَأَنْتَ الظَّاهِرُ فَلَيْسَ فَوْقَكَ شَيْءٌ، وَأَنْتَ الْبَاطِنُ فَلَيْسَ دُونَكَ شَيْءٌ“^(۲)۔

(۲) مسلم۔

(۱) اسے امام احمد نے صحیح سند سے روایت کیا ہے۔

(اے اللہ ساتوں آسمان اور عرش عظیم کے مالک، ہمارے اور ہر چیز کے رب، دانہ اور گھٹلی کے پھاڑنے والے، انجیل، توریت اور قرآن کے نازل کرنے والے، میں ہر چیز کے شر سے تیری پناہ چاہتا ہوں تو اس کی پیشانی کو پکڑنے والا ہے، تو ہی اول ہے تجھ سے پہلے کوئی چیز نہیں، تو آخر ہے تیرے بعد کوئی چیز نہیں، تو ظاہر ہے تیرے اور کوئی چیز نہیں، تو باطن ہے تیرے نیچے کوئی چیز نہیں)۔

۸- ”اللَّهُمَّ ذُو السَّلْطَانِ الْعَظِيمِ، وَالْمَنَّ الْقَدِيمِ، ذُو الْوَجْهِ الْكَرِيمِ، وَلَكُ الْكَلِمَاتُ التَّامَاتُ، وَالدُّعَوَاتُ الْمُسْتَجَابَاتُ، اللَّهُمَّ اشْفِنِي مِنْ أَنفُسِ الْجِنِّ وَأَعِنِّي إِلَّا نَسْ“۔

(اے اللہ! عظیم سلطنت والے، احسان کرنے والے، کریم چہرہ والے، کلمات تامہ اور مستجاب دعاوں کے مالک، الہی! ہم کو جنوں کے وسوسوں اور انسانوں کی نظر بد سے شفادے)۔

۱۳- ملاحظات و تنبیہات:

پیارے بھائی:

کچھ چیزوں کے بارے میں بطور نصیحت خبردار کر دینا مناسب ہے، جو درج ذیل ہیں:

۱- اللہ تعالیٰ پر بھروسہ کرنا اور اپنا معاملہ اسے سونپ دینا، اور شفا کے لئے بکثرت دعا و گریہ و زاری کرنا، کیونکہ رقیہ صرف ایک سبب ہے جسے اللہ تعالیٰ نے اس لئے کیا ہے تاکہ اپنے بندوں کو دکھائے کہ وہی مدد بر اور ہر چیز پر قادر ہے۔

۲- یہ رقیہ انتہائی خاکساری، غور و فکر اور محبت سے پڑھو، اس کے لئے وضو کرنا اور دعاؤں کے آداب بجالانا مستحب ہے۔

۳- پڑھتے وقت بعض آئیوں کا تکرار بہتر ہے، مثلاً سورہ فاتحہ، آیہ الکرسی، سورہ اخلاص، معوذ تین، اور اسی طرح کی دیگر آیات و دعائیں۔ ساتھ ہی سینے یا تکلیف کی جگہ پر پھونکتے جائیں، اگر آدمی آیت کا ہر تکڑا ایاد عاپڑھنے کے بعد دونوں ہتھیلیوں کو اکٹھا کر کے پھونکے اور جہاں تک ہو سکے اپنے پورے جسم پر ہاتھ پھیرے تو اس کا نفع اور تاثیر زیادہ قوی ہے۔

۴- رقیہ پر روز عمل کرے یا کم از کم ہر دو دن، یا تین دن بعد مداومت کرے، اور شفا کے لئے جلدی نہ کرے۔

۵- اگر آپ کسی بیماری سے دوچار ہیں اور رقیہ کی سخت ضرورت محسوس کرتے ہیں، لیکن آپ اس میں اپنے اندر بے رغبتی، کراہیت اور عدم میلان محسوس کرتے ہیں تو سمجھ جائیے کہ یہ شیطان کی وجہ سے ہے، وہ چاہتا ہے کہ آپ کو آپ کی زندگی اور ذات میں تکلیف پہنچائے اور آپ کے جسم کو بیمار کر دے، آپ کو بھلانی، اور اللہ کے ذکر و اطاعت سے لمبے ممکنہ عرصہ تک روک دے!! الہذا اس چالبازی سے خبردار رہئے۔

۶- کتاب و سنت کی اتباع کیجئے اور بدعت سے بچئے، رقیہ میں بہت زیادہ توسع سے اجتناب کیجئے، نبی ﷺ سے ثابت شدہ رقیہ اور دعاؤں پر اکتفا بہتر ہے، اسی میں خیر و برکت ہے، اس میں اضافہ یا شعبدہ بازوں اور جادوگروں کے بتائے ہوئے اعمال اور طریقوں سے اجتناب کیجئے۔ اس کی کوئی ضرورت نہیں۔

۷- یہ بہترین تحفہ ہے جسے آپ پہلے اپنی، اپنے اہل و عیال یا اپنے عزیزوں کی حفاظت اور علاج و شفا کے حصول کے لئے کریں، خاص طور پر جب آپ کسی کے رویہ، یا صحبت و نفیات میں اچانک تبدیلی دیکھیں۔

۸- اس رقیہ کی منفعت کی تکمیل کے لئے اگر مسلمان مرد یا عورت روز مکمل سورہ بقرۃ ایک ہی بیٹھک میں پڑھے تو شیطانی و سوسوں سے نفس کی حفاظت میں اس کا بڑا فائدہ ہے، اسی طرح غنوں کا ازالہ ہوتا ہے، اور کسی بھی نازل شدہ

نفیاتی یا جسمانی بیماری سے جلد شفایابی ہوتی ہے۔
آخر میں.....

یہ چند گزارشات ہیں جن کے لکھنے کا مقصد نفیات و جسمانی صحت کے راستوں کی رہنمائی ہے، اس امید کے ساتھ کہ آپ دنیا میں دلی سعادت و اطمینان کے ساتھ زندگی گزاریں، اور پھر اللہ کے حکم سے دامنی سعادت کی طرف منتقل ہوں، اس جنت کی طرف جس کی چوڑائی آسمان و زمین کے برابر ہے جو متقيوں کے لئے تیار کی گئی ہے۔

شرعی رقیہ کی منفعت کے متعلق بعض واقعات

کتاب کے اس نئی ایڈیشن میں ہم بعض ایسے واقعات ذکر کرنا مناسب سمجھتے ہیں جسے صاحب واقعہ نے خود اپنے متعلق لکھ کر ارسال کیا ہے، یا اپنے دوستوں اور رشتہ داروں کے حالات کا مشاہدہ کیا ہے، اس سے بہت سی بیماریوں میں شرعی رقیہ کی منفعت ثابت ہوتی ہے..... اس کتاب سے متعلق کئے گئے سوال کی بنا پر لوگوں نے ہزاروں واقعات ذکر کئے جنہیں پیش کرنے کے لئے ایک الگ سے تالیف کی ضرورت ہو گی، مگر اپنی تنگ دامانی کی وجہ سے ان میں سے کچھ تھوڑا سا حصہ بطور نمونہ مختصر آذکر کیا ہے، انہیں پیش کرنے سے پہلے بعض اہم نقاط کی طرف توجہ دلانا چاہتے ہیں جو درج ذیل ہیں:

اول: یہ حقیقی واقعات ہم اس شخص کے لئے پیش کر رہے ہیں جو اس بات کا قائل ہو کہ معروف امراض مثلاً: جادو، آسیب اور نظر بد وغیرہ کے علاوہ کچھ دیگر امراض بھی ہوتے ہیں، اور جو قرآن کی تاثیر اور تمام امراض سے شفای میں اس کی منفعت پر ایمان رکھتا ہو، جیسا کہ ارشاد باری ہے: ﴿وَنَزَّلْ مِنَ الْقُرْآنِ مَا هُوَ شِفَاءٌ وَرَحْمَةٌ﴾۔

(یہ قرآن جو ہم نازل کر رہے ہیں سراسر شفا اور رحمت ہے)۔ اور جو دعا کی برکت، اللہ کی طرف امانت نیز اس کی قدرت کی تصدیق کرتا ہو

اور جس شخص کا عقیدہ یہ ہو کہ یہ بیکاریاں صرف ادھام اور وساوس ہیں، ان کی کوئی حقیقت نہیں !! ڈاکٹروں کی ثابت کی ہوئی جسمانی بیکاریوں سے شفا میں اس کی منفعت کا منکر ہو !! اور مکمل شفا صرف ڈاکٹروں، آپریشنوں، اور لبیوریٹریوں اور تحقیقات کے ذریعہ ہی سمجھتا ہو !! تو ہم ایسے شخص سے کہیں گے کہ ان واقعات کی تصدیق اور عدم تصدیق میں تمہیں مکمل آزادی ہے۔

دوم: جس طرح ہم ان روحانی، اور نفیاٹی امراض کے وجود پر زور دیتے ہیں، اور یہ کہ آج ان میں سے اکثر بیکاریاں لوگوں میں پائی جاتی ہیں اور لوگ ان سے شفایابی کے لئے شرعی رقیہ کے سخت ضرور تمند ہیں، اسی طرح ہم ان کی تاثیر بیان کرنے میں مبالغہ سے بھی کام نہیں لیتے۔ اور جو بیکاری بھی کسی کو لاحق ہو اس کو اسی قبیل سے سمجھے، بہر حال دونوں دو اؤں کا اکٹھا استعمال ہی عدل و انصاف ہے۔

سوم: کوئی ضروری نہیں کہ ان امراض سے شفا اول رقیہ ہی میں مل جائے، یا دوسری یاد سویں یا سو بار میں حاصل ہو جائے، اور اگر اس کا جلد نتیجہ برآمد نہ ہو تو سمجھیں کہ یہ غیر مفید ہے، یہ گمان غلط ہے، کیونکہ دیکھا گیا ہے کہ بعض مریض تین سال، پانچ سال اور پندرہ سالوں تک رقیہ کرتے رہے، اور

آخر میں اللہ کے فضل سے بہترین نتیجہ برآمد ہوا، کیونکہ شفا اللہ کے ہاتھ میں ہے، اسی وقت اور اسی طریقہ پر نازل فرماتا ہے جس طرح چاہتا ہے، اسی لئے ہمیں صبر اور ثبات قدیمی سے کام لینا چاہئے اور ررقیہ سے علاج کے وقت اس کی منفعت میں جلدی نہیں کرنی چاہئے۔ جس طرح وہ مریض سالوں سال صبر کرتے اسپتالوں اور پرائیویٹ ڈپنسریوں میں علاج کرانے میں حد سے زیادہ مال خرچ کرتے ہیں، اور اندر وون و بیرون ممالک کا سفر کرتے ہیں۔

چہارم: گذشتہ صفات میں تمام امراض میں ررقیہ کی منفعت کے متعلق جواباتیں ہم نے ذکر کی ہیں ان واقعات سے ان کی تصدیق ہوتی ہے، ہم نے دیکھا کہ بیماریاں نفسیاتی ہوتی ہیں، روحانی، دامگی، جسمانی، یا بظاہر جسمانی اور چمڑے وغیرہ کی ہوتی ہیں اور ان تمام امراض میں الحمد للہ ررقیہ کارگر ہے (بعض مثالیں عنقریب آئیں گی)۔

اس سے تمام لوگوں کے فری علاج الہی سے مستفید ہونے کی توجیح ہوتی ہے، اور اللہ ہی کے لئے تعریف ہے کہ اس نے اس میں تمام امراض کے لئے علاج بنایا، اطباء کتنا بھی ثابت کریں کہ یہ جسمانی امراض ہیں، اس سے شفا کے لئے ررقیہ کا کوئی دخل نہیں، یا خود آپ کے دل میں اس قسم کی بات آئے یا

کسی اور ڈھنگ سے آپ سے کہی جائے۔

چشم: شرعی رقیہ سے بہترین اور افضل نتیجہ برآمد ہوا اس کے لئے مسلمان مرد و عورت پر ضروری ہے کہ حفاظتی اسباب اور شروع کتاب میں ذکر کردہ محافظت کے طریقوں کا خیال رکھیں، کیونکہ یہ بات آدمی کے لئے مناسب نہیں کہ ایک طرف تو اپنا علاج کرے اور دوسری طرف سے اسے بیمار کرے، خصوصی طور سے اس وقت جب کہ واجبات کی ادائیگی ترک کئے ہوئے ہو، اور بعض معاصل کا مر تکب ہو، اور بہت سی اطاعتیں میں کوتاہ ہو۔ مسلمان کو یہ باتیں پیش نظر رکھنی چاہیں۔

ششم: مسلمان پر ضروری ہے کہ علاج کرتے ہوئے تمام امراض اور ان کی تکلیفوں پر صبر کرے، اللہ سے اجر و ثواب کی امید رکھے، یہی نیت اس کی ہمیشہ ہمیشہ رہے۔ اور نظر سے او جھل نہ ہونے دے، کیونکہ حدیث میں ہے: "مَا يُصِيبُ الْمُسْلِمِ مِنْ نَصَبٍ وَلَا وَصَبٍ، وَلَا هَمَّ وَلَا حُزْنٌ، وَلَا أَذْى وَلَا غَمٌ، حَتَّى الشَّوَّكَةَ يَشَاكِهَا، إِلَّا كَفَرَ اللَّهُ بِهَا مِنْ خَطَايَاهُ"۔

(جب بھی کسی مسلمان کو کوئی تکلیف، مشقت، غم و ملال لاحق ہوتا ہے، یہاں تک کہ اگر کائنات بھی اسے چھوٹتا ہے تو اسے اللہ تعالیٰ اس کے گناہوں کا کفارہ بنادیتا ہے)۔

اسی طرح اس دعا کی تکرار بھی نہیں بھولنا چاہئے: ”إِنَّا لِلَّهِ وَإِنَّا إِلَيْهِ رَاجِعُونَ، اللَّهُمَّ أَجِرْنِي فِي مُصِيبَتِي وَأَخْلِفْ لِي خَيْرًا مِنْهَا۔“

(ہم اللہ ہی کے لئے ہیں اور اس کی طرف پلٹ کر جانے والے ہیں، الہی! ہمیں اس مصیبت میں اجر عطا کرو اور اس کا نعم البدل عطا فرم۔)

مومن اگر سچے دل اور اخلاص کے ساتھ یہ دعا پڑھے تو اللہ اسے اس کی مصیبت کے عوض بہتری عطا فرماتا ہے، جیسا کہ حدیث میں وارد ہے۔

قارئین کرام! اب آپ کی خدمت میں ان حقیقی واقعات کے کچھ نمونے ذکر کئے جا رہے ہیں، امید کہ آپ ان سے مستفید ہوں گے اور دوسروں کو بھی فائدہ پہنچائیں گے لہذا بغیر کسی تعلیق کے یہ واقعات آپ کے حوالے ہیں، یہ واقعات خود ہی اپنے بارے میں بتائیں گے۔

کیس نمبرا:

ایک آدمی کینسر کا مریض تھا، یہاں مملکت سعودی عرب میں علاج کی کوشش کی، مگر اسے جواب دے دیا گیا اور کہا گیا کہ اس کا علاج صرف مغربی ممالک میں ہو سکتا ہے!! اپنے بھائی کے ساتھ امریکہ جانے کے لئے مجبور ہوا، وہاں چیک اپ کے بعد ڈاکٹر نے اس کے بھائی سے کہا کہ اس مرض کا علاج اب ناممکن ہے، کیونکہ معاملہ سیریس ہو چکا ہے، بیماری پورے طور پر پھیل چکی ہے، وہ مر نے تک اسی

حالت پر رہے گا!! رات میں اس کے بھائی کو اللہ تعالیٰ کا فرمان ﴿وَإِذَا مَرِضْتُ فَهُوَ يَشْفِينِ﴾ یاد آیا، رات کو اپنی طاقت کے مطابق سورہ فاتحہ سے سورہ ناس تک پڑھتا رہا، اس کے بعد سو گیا، دوسرے دن دیکھا کہ اس کے بھائی کی حالت کچھ اچھی لگ رہی ہے! دوسری بار پھر اسی طرح پڑھا جیسے پہلے پڑھا تھا، واضح کامیابی نظر آئی، اس طرح اس نے کئی بار اعادہ کیا، جب دوسری بار اس کی تشخیص ہوئی تو ڈاکٹر نے اس کے بھائی سے تعجب کرتے ہوئے پوچھا: کیا یہ وہی مریض ہے جس کا ہم نے کچھلی بار چیک اپ کیا تھا؟ اس نے کہا: ہاں وہی ہے!..... اس طرح یہ آدمی اولاً اللہ کی توفیق پھر قرآن کریم پڑھنے کی وجہ سے شفایا ب ہو گیا۔

کیس نمبر ۲:

ایک لڑکی جو نیک، متدين اور بالا خلاق تھی، اللہ کی مشیت سے وہ کلیجہ کے کینسر میں مبتلا ہو گئی، اسپتال لے جائی گئی، کچھ دنوں بعد ڈاکٹروں نے اس کے بھائی سے کہا کہ اس کی حالت برابر بگزرتی جا رہی ہے وہ کسی بھی لمحہ مر سکتی ہے!! جب لڑکی نے محسوس کیا کہ اس کی حالت خراب ہو چکی ہے تو اپنے بھائی سے تلاوت کے لئے قرآن مجید مانگا، اور صبح و شام اللہ کی آیات تلاوت کرنے لگی، جب بھی پڑھتی اپنی ہتھیلیوں میں پھونکتی، پھر حسب استطاعت اپنے جسم پر پھیرتی، اسی طرح مسلسل کئی شب و روز کرتی رہی، اچانک ڈاکٹروں نے دیکھا کہ لڑکی کی حالت دن

بدن بہتر ہوتی جا رہی ہے، شفا کے آثار اس کے چہرے پر نمایاں ہیں، ڈاکٹروں کو بڑا تجھب ہوا..... لڑکی اسی طرح کرتی رہی یہاں تک کہ اللہ کے حکم سے مکمل شفایا ب ہو گئی۔

کیس نمبر ۳:

ایک شادی شدہ عورت کے پاس ڈھائی سال کا ایک لڑکا تھا، اچانک لڑکا بیمار ہو گیا، اس کی حرارت بہت زیادہ بڑھ گئی، مسکراہٹ ختم ہو گئی، چہرے کی تازگی ماند پڑ گئی، اس کی حرکت و نشاط ختم ہو گئی..... اسے اسپتال لے گئے، کئی ٹیسٹ ہوئے، اس کے گھروالوں سے ہاسپیل میں داخل کرنے کے لئے کہا گیا تاکہ ضروری چیک اپ ہو سکے، ماں بے قراری سے نتیجہ کی منتظر تھی۔

ڈاکٹر نے اسے بتایا: کہ بیماری خون میں ہے، خون کے ہاسپیل کا کئی طرح چیک اپ کرایا گیا اس کے بعد ڈاکٹر نے بتایا: تمہارا بیٹا خون کے کینسر میں مبتلا ہے !! کیمیاوی اجزاء سے علاج شروع کیا، بچہ تھوڑا سا ٹھیک ہوا مگر چند دنوں بعد بچے کی پہلی حالت پھر لوٹ آئی، اور کینسر کے جرا شیم پھر پھیلنے لگے، ماں نے دوسرے اسپتالوں کا دروازہ کھلکھلایا..... اسی دوران کسی شیخ کے متعلق سنائے کہ لوگوں پر قرآن پڑھتے ہیں، ان کے پاس گئی، وہ تین ہفتہ برابر اس بچہ پر پڑھتے رہے..... اس مدت کے ختم ہونے کے بعد دوبارہ بچہ کو اسپتال لے گئی، پھر دوبارہ چیک اپ ہوئے،

داکٹروں نے اس سے کہا کہ اب کینسر کا کوئی اثر باقی نہیں ہے۔
کیس نمبر: ۲۳

ایک اسپتال میں فطری رضاعت کے متعلق سینار کا انعقاد کیا گیا، خاتون ڈاکٹر نے فطری رضاعت کی اہمیت اور اس کے فوائد کی تشریع، ماں اور بچہ کے لئے اس کے فوائد بیان کرنے لگی، محفل میں موجود خواتین میں سے ایک عورت کھڑی ہوئی، اپنی چھوٹی بچی کو اوپر اٹھایا اور کہا: رضاعت کے فوائد کی یہ بچی سب سے بڑی مثال ہے، یہ اپنی بہنوں میں اکیلی ہے جسے میں نے اپنے پستان سے دودھ پلایا ہے، ابھی چار مہینہ بھی پورا نہیں ہوا کہ بیٹھنے لگی، اور چھٹے مہینہ میں رینگنے لگی، اور دسوال مہینہ مکمل کرنے سے پہلے پیر سے چلنے لگی!! جب ماں پروگرام سے نکلی بچی زمین پر گر پڑی، کاپنے لگی اور اس کے ہاتھ پیر شل ہو گئے، ماں اس کے سامنے بیٹھ کر رونے لگی کہ اسے کیا کرے، اچانک اس کی بچی کو کیا ہو گیا.....؟! یہاں تک کہ اللہ نے اسے ایک نیک بہن کے پاس جانے کی ہدایت دی تاکہ اس کی بچی کو رقیہ کرے، دو ہفتہ یا کچھ زائد اس کے پاس جاتی رہی، اس کے بعد اس کی صحت اور اعضاء کی طاقت واپس آنے لگے یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ نے اسے مکمل شفادے دی، اللہ بڑے فضل و کرم والا ہے۔

کیس نمبر ۵:

ایک بچے کو دو سال کی عمر میں فقدان احساس کی شکایت ہوئی یہاں تک کہ پانچ سال کا ہو گیا، اس کے والد اسے لیکر ایک اسپتال سے دوسرے اسپتال کا چکر کاٹتے رہے، تشنیج کی تمام دوائیں سیر پ، میبلٹ وغیرہ استعمال کر ڈالا مگر بے سود، کسی اسپتال میں اس کے بیٹے کی حالت دیکھ کر ایک آدمی نے شرعی رقیہ آزمانے کا حکم دیا، تب وہ اپنے لڑکے کو ایک قاری کے پاس لے گیا، لگاتار ایک سال یہ عمل کرنے کے بعد وہ صحت مند اور تند رست ہو گیا اور دوبارہ فقدان شعور کا معاملہ کبھی نہیں پیش آیا۔

کیس نمبر ۶:

ایک عورت تقریباً چھ سال سے بیمار ہی، مرض کی علامات اس پر ظاہر تھیں مثلاً: غسل میں وسوسہ، ڈھانچہ کی کمزوری، نماز بالکلیہ ترک کرنا، شوہر سے دوری..... اس کا شوہر ڈاکٹروں کے پاس لے گیا مگر کوئی فائدہ نہیں ہوا، نفیاتی ڈاکٹر کی طرف ٹرانسفر کیا مگر وہاں بھی وہی نتیجہ رہا، آخر میں کسی قاری کے متعلق بتلایا گیا، اس کے پاس گئی تھوڑے ہی عرصہ تک اس نے پڑھا کہ ۵۰ فیصد اس کی حالت صحیح ہو گئی، ایک سال تک قراءت کا سلسلہ جاری رکھا یہاں تک کہ بالکل ٹھیک ہو گئی۔

کیس نمبر ۷:

ایک عورت کو سانس لینے میں تکلیف ہوتی تھی ساتھ ہی سر میں سخت درد تھا، اور حلق بند ہو جاتی، اس کے جسم کا رنگ سیاہ پڑ جاتا، بکثرت جمائی آتی اور لگاتار روتی رہتی !! کئی ڈاکٹروں کے پاس گئی مگر کوئی فائدہ نہیں ہوا، ان کا علاج صرف دوائیں اور جڑی بولیاں ہو تیں، یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ نے اسے ایک نیک قاری سے شرعی رقیہ کی ہدایت دی، اور پانی، بیر کی پتی اور شہد استعمال کرنے لگی، ایک وقفہ کے بعد اس کی صحت بہتر ہو گئی اور یہ انوکھی علامات اس سے ختم ہو گئیں۔

کیس نمبر ۸:

ایک نوجوان اپنا واقعہ خود بیان کرتے ہوئے کہتا ہے کہ: میں سمجھتا تھا کہ نماز کی محافظت بڑا مشکل کام ہے، شروع میں میں اس کی ادائیگی کی کوشش کرتا تھا، مگر کچھ دنوں سے اکتا ہٹ اور خوف کا احساس ہونے لگا، نیند کم آنے لگی، اور رغبت کا فقدان ہو گیا، یہاں تک کہ میرے ہاتھ سے میری اپنی زمام چھوٹ گئی دینی واجبات میں میں نے بے انتہا کوتا ہی شروع کر دی، مجھ کو خود اپنی ذات سے نفرت ہونے لگی، میں ہر اس شخص سے بھاگنے لگا جو اللہ اور اس کی عبادت کی نصیحت کرتا، معاصی میں ڈوب گیا!! مگر رات میں اللہ کے خوف سے روتا تھا اور اسی حال میں

سوجاتا، میں نے اپنی حالت اپنے ایک رشتہ دار سے بیان کی اس نے مجھے رقیہ کا مشورہ دیا، میں نے بذات خود اس پر عمل کرنا شروع کیا، مختصر سے وقہ کے بعد میں نے نئی زندگی محسوس کی، برے مظاہر میری زندگی سے جانے لگے، میں اپنے رب، اپنی نماز اور استقامت کی طرف پہلے سے بہتر شکل میں لوٹ آیا۔

کیس نمبر: ۹

ایک عورت اپنے شوہر اور بچوں کے ساتھ بڑی خوشنگوار زندگی گزار رہی تھی، اچانک اس پر جسمانی اور نفیاتی مرض کی علامتیں ظاہر ہوئیں مثلاً: سخت اضطراب اور غم، شوہر اور بچوں سے نفرت، بغیر کسی سبب کے غمگین رہنا، اس نے اپتناں اور دو اخانوں کا چکر شروع کیا اور اپنی بیماری کے علاج کی بھرپور کوشش کی، وقت اور مال بر باد کیا، وقت کی رفتار کے ساتھ ہر دوا اس نے استعمال کی مگر نتیجہ کمزور ٹھہرا، ایک عورت اس کے پاس آئی اور شرعی رقیہ کا مشورہ دیا، اس نے وضاحت کی کہ اس کے لئے تھوڑا سا وقت اور معمولی سی کوشش درکار ہے، اس نے نصیحت سنی اور رقیہ پر عمل شروع کر دیا اور اپنا علاج کرنے لگی، اذکار پر محافظت کرتی..... اللہ کے فضل سے چند دنوں میں اسے شفایا بی مل گئی..... اللہ پاک ہے جو شافی و کافی ہے..... !! اس عورت نے شفاسے اپنی خوشی کے اظہار کے لئے ایک بورڈ بنایا جس پر لکھا "شرعی رقیہ سب سے بہتر علاج ہے، اور میرا تجربہ

سب سے بہتر دلیل ہے!!“۔
کیس نمبر ۱۰:

ایک آدمی کئی سال سے گرددہ کی خرابی کا شکار تھا، مرض کی شدت کی وجہ سے ہر دوسرے دن ڈائی لیس (خون کی صفائی) کی ضرورت پڑنے لگی، یہاں تک کہ وہ تھک کاوت اور مشقت محسوس کرنے لگا، ہر لمحہ اس کے سامنے موت کا منظر ہوتا!! اس نے کسی روز بھی نہیں سوچا بلکہ اس کے دل میں کبھی یہ بات کھکھلی بھی نہ تھی کہ قرآن کی تلاوت اور رقیہ کا اس کے مرض میں کوئی فائدہ یا کوئی اثر ہو سکتا ہے جو بظاہر جسمانی بیماری ہے، بہر حال اس سے شرعی رقیہ کرنے کے لئے کہا گیا، بڑے اصرار اور اس کے استعمال کے بعد اللہ کے فضل و کرم سے چند مہینوں میں اسے صحت و عافیت حاصل ہوئی۔

کیس نمبر ۱۱:

ایک عورت سینہ اور پیٹھ کے درمیان بڑا عجیب و غریب درد محسوس کرتی تھی یہاں تک کہ اس کا سانس لینا، بولنا اور حرکت کرنا دشوار ہو جاتا، اس حالت میں وہ درد کی جگہ پکڑتی اور سورہ فاتحہ سات مرتبہ پڑھتی اور ”بِسْمِ اللَّهِ“ تین بار کہتی، پھر سات مرتبہ کہتی ”أَعُوذُ بِعِزَّةِ اللَّهِ وَقُدْرَتِهِ مِنْ شَرِّ مَا أَجِدُ وَأَحَادِرُ“ جس سے درد جلد ہی ختم ہو جاتا۔

کیس نمبر: ۱۲

ایک عورت حاملہ تھی، تیرے مہینہ میں ڈاکٹر نے اٹر اساؤنڈ کے ذریعہ بتایا کہ بچہ کی خلقت (شکل) درست نہیں!! یہ خبر سن کر اسے بڑا صدمہ ہوا اور جزع فزع کرنے لگی، اس عورت نے اپنی ایک سینیلی سے یہ بات بتائی تو اس نے بچہ بڑھنے سے پہلے ساقط کرانے کا مشورہ دیا، مگر اس نے اللہ کے خوف اور سزا کے ذر سے ایسا نہیں کیا، اس کے علاوہ دوسری سہیلیوں نے اللہ پر بھروسہ کرنے، اس کی طرف رجوع کرنے اور اعمال صالحہ کے ذریعہ اس کی قربت حاصل کرنے کا مشورہ دیا، اور شرعی رقیہ کرنے کا بھی مشورہ دیا..... چنانچہ اس نے بہ صدق و اخلاص اس پر عمل کیا جس کے نتیجہ میں اس نے ایک نرینہ اولاد کو جنم دیا جس میں کوئی تخلیقی نقص اور کوئی بد نمائی نہ تھی، بحمد اللہ وہ بچہ زندہ رہا اور پلا بڑا ہوا، اس کے برخلاف اس کے دوسرے بھائی پیدا ہوتے ہی مر جاتے تھے۔

کیس نمبر: ۱۳

ایک شخص کے بدن میں اچانک کٹکپی طاری ہو گئی، اسکے اندر بولنے کی بھی طاقت نہ رہی، اس کے گھروالے سب سے بڑے اسپتال میں ماہر ترین ڈاکٹروں کے پاس لے گئے مگر کوئی فائدہ نہ ہوا، پھر ایک بزرگ شیخ کے بارے میں معلومات ہوئیں وہ بزرگ مسلسل رقیہ کرنے لگے، دھیرے دھیرے اس کی حالت بہتر

ہو گئی، اور اب وہ اپنے اہل و عیال اور رشتہ داروں میں بصحبت و عافیت زندگی گزار رہا ہے۔

کیس نمبر ۱۴:

ایک عورت کو سخت جلدی خارش ہو گئی، دانے سارے جسم میں پھیل گئے، ہر جگہ ڈاکٹروں کے پاس گئی مگر اس کی وہی حالت رہی، ایک ڈاکٹر سے دوسرے ڈاکٹر اور ایک ہسپتال سے دوسرے ہسپتال کا مسلسل چکر لگاتی رہی، تمام کوششوں کی ناکامی کے بعد علاج کے لئے بیرون ملک سفر کیا مگر وہاں بھی ناکامی ہوئی، اس کا بھائی جو اسی ملک میں اسی کے ساتھ موجود تھا اس نے کہا: بہن تم نے تمام دوائیں آزمائیں، اب کیا خیال ہے شرعی رقیہ بھی آزمائیں؟ شروع میں اس کو بڑا تعجب ہوا، اس کو بڑا تردید ہوا کہ بھلا اس جسمانی بیماری میں رقیہ فائدہ دے گا!! مگر بھائی کے اصرار پر اس کی رائے سے متفق ہو کر وطن واپس آگئی۔ اور ایک قاری کے پاس گئی، شرعی رقیہ پر عمل کرتے ہوئے ابھی ایک مہینہ بھی نہیں گزرا تھا کہ اللہ کے فضل سے مکمل شفایا ب ہو گئی۔

کیس نمبر ۱۵:

ایک عورت کی کمپنی میں شادی ہو گئی، اسی سال وہ حاملہ ہو گئی اور ایک پچی کی پیدائش ہوئی، مگر اس کے بعد وہ جب بھی حاملہ ہوتی تو تیسرا مہینہ پورا ہوتے

ہوتے جنین ساقط ہو جاتا، اسقاط کی یہ پریشانی مسلسل بارہ سال تک گئی رہی !! یہ اسپتاں کا مراجعہ کرتی رہی اور حمل برقرار رہنے کی دوائیں لیتی رہی، مختلف آپریشن کرایا، مگر سب بے سود، جب اللہ تعالیٰ کی مشیخت ہوئی تو اس کے لئے اسباب فراہم ہو گئے وہ ایک قاری کے پاس گئی، قاری نے کہا کہ جب استقرار حمل ہو تو اس کے پاس آئے، چنانچہ جب استقرار حمل ہوا تو اس کے پاس آئی، قاری تھوڑے تھوڑے وقفہ کے ساتھ پورے دوران حمل اس پر رقیہ کرتے رہے، اور خود اسے بھی رقیہ کرنے کا حکم دیا، اور محمد اللہ فطری طور پر کئی بار بچہ کی پیدائش ہوئی اس کے سارے بچے بصحبت و عافیت ہیں۔

کیس نمبر: ۱۶

ایک نوجوان اللہ کے احکام پر ثابت قدم اور بڑا پابند تھا، دعوت الی اللہ اور لوگوں کی اصلاح کے لئے بڑا کوشش رہتا تھا، زندگی کا ایک دور ایسا آیا کہ اس کے اندر اللہ کی اطاعت سے کوتاہی کے مظاہر رونما ہوئے، دھیرے دھیرے بھلی صحبت سے دور رہنے لگا، یہاں تک کہ بد عملی کے آثار رونما ہو گئے، نمازیں چھوڑنے لگا، گانے سمنا، اور دیگر معا�ی سے بھی لگاؤ ہو گیا، ایک وقت ایسا آیا کہ نماز بالکلیہ ترک کر دی؟! بری صحبت نے اسے گھیر لیا، اس کے سب دوست اور رشتہ دار اس کی دینی، اجتماعی اور نفیسی تر غم انگیز حالت دیکھ کر متعجب تھے، بہت

سے لوگوں نے نصیحت بھی کی مگر وہ اس چیز کو عادی اور فطری سمجھتا تھا، اس کے نزدیک اس حالت میں کسی اصلاح اور تغیر کی کوئی حاجت نہیں تھی!! آخر میں کئی سال بعد اللہ نے اپنی رحمت اور فضل و کرم سے شرعی رقیہ پر عمل کرنے اور مسلسل ذکر و اذکار کرنے کی ہدایت و توفیق دی، استقامت کی علامتیں واپس آنے لگیں، مثلاً باجماعت نماز کی ادا یا یگی، کثرت استغفار، ثابت قدمی کے ساتھ دعا، عمل صالح وغیرہ، اپنی پچھلی حالت پر وہ تعجب کرتا اور روتا تھا کہ اس درجہ تک وہ کیسے پہنچ گیا، اور اس کا کیا راز اور سبب تھا؟! خود اسے بھی معلوم نہ تھا؟!

کیس نمبر ۷ ا:

ایک عورت کے پاس بڑا خوبصورت اور صحتمند بچہ تھا، مگر پیدائش کے چار ہی ماہ بعد اس کے جسم پر عجیب و غریب قسم کے دھبے ظاہر ہونے لگے جو اس کے پورے جسم چہرہ، بازو اور پنڈلی وغیرہ میں پھیل گئے! اس کی شکل بڑی بھیانک تھی۔ سوال یہ تھا کہ یہ سب کیسے اور کیوں ہوا، اس کی ماں اسپتال لے گئی مگر وہاں اطباء اس مرض کا راز نہ سمجھ سکے، اس کے جسم سے سیپل لینا چاہا مگر ماں نے انکار کر دیا، آخر کار اس نے اللہ اور قرآن کریم کی طرف رجوع کیا اور بذات خود رقیہ کرنے لگی، پڑھ کر پانی میں دم کرتی اور وہی پانی بچہ کو پلاتی اور اب ماشاء اللہ وہ چھ سال کا ہو چکا ہے اور بالکل تند رست ہے۔

کیس نمبر: ۱۸

ایک عورت کو جب بھی کوئی شادی کا پیغام دیتا تو اس کے بعد بغیر کسی ظاہری سبب کے اس کے پیروں میں درد ہو جاتا اور اور ار حیض شروع ہو جاتا جس کی وجہ سے وہ انکار کرنے پر مجبور ہو جاتی! ایک عرصہ کے بعد ایک نیک و پر ہیز گار آدمی نے اسے شادی کا پیغام دیا، عورت کے بھائی نے اس سے قصہ بیان کیا تو اس نے شادی کے لئے اصرار کیا اور نکاح کر لیا، شادی کے بعد رقیہ کرنے لگا یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ نے اسے شفادے دی۔

کیس نمبر: ۱۹

ایک عورت کو اکثر و بیشتر خفغان کی شکایت ہو جاتی، وہ اپنے ہاتھ سے دل تھام کر کھڑی ہو جاتی تین بار (بِسْمِ اللَّهِ) کہتی، پھر (أَعُوذُ بِعِزَّةِ اللَّهِ وَقُدْرَتِهِ مِنْ شَرِّ مَا أَجِدُ وَأَحَادِيرُ) سات بار پڑھتی، اس کے بعد (اللَّهُمَّ رَبَّ النَّاسِ أَذْهَبْ الْبَأْسَ اشْفِ أَنْتَ الشَّافِي لَا شِفَاءَ إِلَّا شِفَاؤُكَ شِفَاءً لَا يَغَدِرْ سُقْمًا) تین بار۔ اس طرح اس کی تکلیف ختم ہو جاتی۔

کیس نمبر: ۲۰

ایک انیس سالہ نوجوان کے دماغ سے اچانک خون جاری ہو گیا!! آپ یہ سن کیا

گیا اور کامیاب بھی رہا، مگر نوجوان کو کوئی افاق نہیں ہوا، اس کی یہی حالت ایک مہینہ باقی رہی، کسی نے اس کے والد کو مشورہ دیا کہ رقیہ کرنے والے کو بلا کیں، اس کے والد نے ایک شیخ کو بلا یا جو ہر روز رقیہ کرنے لے گئے، اسے افاق تو ہو گیا مگر حرکت کے قابل نہ تھا اور نہ بات چیت کر سکتا تھا، یہ رقیہ مسلسل جاری رہا یہاں تک کہ بولنے بھی لگا مگر ابھی اس کی عقل ٹھکانے نہ تھی، بہر حال رقیہ پر مداومت جاری رہی اور دھیرے دھیرے وہ چلنے پھرنے کے قابل بھی ہو گیا، اس طرح اللہ کے فضل سے مکمل شفافیت گئی۔

کیس نمبر ۲۱:

ایک پندرہ سالہ لڑکی کے سر میں درد ہونے لگا، اس کے ماں باپ اس مرض سے حیرت زدہ تھے کیونکہ ٹیک کے نتیجہ سے معلوم ہوتا تھا کہ وہ بالکل تند رست ہے.....!! علاج کی غرض سے اسے امریکہ لے گئے، اور سر کا آپریشن کیا گیا، مگر کوئی شفافانہ ملی، صرف مسکن دوائیں دے دی گئیں، ایک سال بعد امریکہ سے واپس لوٹ آئی، لوٹنے کے بعد مسلسل چار سال تک یہ یکاری گئی رہے، لڑکی کی حالت انتہائی غم اگیز (پریشان کن) تھی، کسی نے ایک قاری کے بارے میں اسے بتایا، اس کے پاس گئی تین مہینہ لگاتار رقیہ کے بعد بحمد اللہ وہ بالکل شفایا ب ہو گئی۔

کیس نمبر: ۲۲

ایک آدمی کی پیٹھ میں اتنا سخت درد ہوا کہ بالکل کام کے لائق نہ رہ گیا۔ کام چھوڑ کر علاج کے لئے ہسپتال میں ایڈ مٹ کیا گیا، مسلسل چھ ماہ تک وہ طبی دیکھ رکھے میں رہا، اتنی مدت کے بعد بھی جب طرح طرح کے علاج سے کوئی خاطر خواہ فائدہ نہیں برآمد ہوا تو شرعی رقیہ کی منفعت کے بارے میں سوچا، اور ہسپتال ہی میں بذات خود اس پر عمل کرنا شروع کر دیا، اور لگاتار کرتا رہا یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ نے درد سے شفادی دی۔

کیس نمبر: ۲۳

ایک چھوٹا بچہ رات و دن بیحد رو تا تھا، اس کے گھر والے اپتال لے گئے مگر کوئی فائدہ برآمد نہ ہوا، اس کی ماں نے سبب معلوم کرنے کی کوشش کی مگر کچھ پتہ نہ چلا، کئی رات اس کی یہی حالت رہی، وہ سویا ہی نہیں۔ آخر میں ماں کو رقیہ کا خیال آیا، اور قرآن کریم کی آیات نیز بعض ما ثورہ دعائیں پڑھنے لگی، یہاں تک کہ اللہ کے کرم سے اس کی حالت نارمل ہو گئی، اور اس کا رونا حکم گیا۔

کیس نمبر: ۲۴

ایک عورت کھانسی میں مبتلا تھی، دو ہفتہ یہی صورت حال رہی، اچانک اس

کے جسم میں سخت کپکپی طاری ہو گئی، اسپتال گئی اس کا مکمل چیک اپ کیا گیا، ڈاکٹر گھبرا گئے کیونکہ ایسا کیس پہلی بار ان کے پاس آیا تھا، مگر دیکھا کہ چیک اپ کے تمام نتائج درست ہیں، ان کی سمجھ میں نہیں آتا تھا کیا کریں؟ اس کے بعد اس کا بھائی ایک نیک قاری کے پاس لے گیا اور اس سے اللہ کے فضل و کرم سے اسے مکمل شفافیل گئی۔

کیس نمبر: ۲۵

ایک آدمی کو سر درد کی شکایت تھی مہینہ میں ایک بار اسے یہ تکلیف ہوتی تھی، جب بھی اسے درد ہوتا تو اسی وقت اسپتال بھاگا جاتا، تمام ضروری چیک اپ کئے گئے مگر کوئی نتیجہ نہیں نکلا، کسی نیک آدمی نے اسے شرعی رقیہ پر عمل کرنے کا مشورہ دیا، کچھ دنوں تک اس نے رقیہ کیا یہاں تک کہ اسے فائدہ نظر آنے لگا اور الحمد للہ دھیرے دھیرے بیماری بالکل ختم ہو گئی۔

کیس نمبر: ۲۶

ایک عورت کو اللہ نے بیس سال کی محرومی کے بعد بچہ عطا کیا!! اس بیس سالہ مدت میں وہ برابر اسپتالوں کا چکر لگاتی رہی، ان جگہوں سے تو مایوس ہو گئی مگر اللہ تعالیٰ کی رحمت سے مایوس نہیں ہوئی، دعا کے ذریعہ اللہ کی طرف رجوع کیا، رات میں اللہ سے دعا کرنے لگی، اور ایک معتمد قاری سے تین ماہ تک رقیہ کرانے لگی،

اللہ سے گریہ وزاری کرنے لگی، جب بھی اللہ کا فرمان ﴿رَبَّ هَبَ لَیِ مِنْ لَدُنْکَ دُرَيْهَةَ طَبِیَّةَ﴾ تلاوت کرتی، بے انتہار و تی، جب اس نے ایسا کیا تو اللہ تعالیٰ نے اس کی امید قائم رکھی، اللہ تعالیٰ نے اسے پہلا لڑکا دیا، ہم اللہ سے دعا گو ہیں کہ اسے دوسرا اور تیسرا بھی عطا کرے۔

کیس نمبر ۲۷:

ایک آدمی نے ایک عورت سے شادی کی، دونوں سولہ سال تک ایک ساتھ رہے مگر کوئی بچہ نہیں ہوا! جبکہ تمام ٹیسٹ اور چیک اپ سے ثابت ہو رہا تھا کہ کوئی چیز ولادت کے لئے مانع نہیں، مگر یہی اللہ کی مشیخت تھی، سولہ سال گزر گئے وہ دونوں ڈاکٹروں کے پیچھے علاج کی تلاش میں گھومتے رہے، مگر کوئی فائدہ نہیں ہوا، آخر کار شرعی رقیہ کے ذریعہ علاج کے لئے سوچا، دونوں ایک شخ کے پاس گئے جو قرآن سے علاج کرتے تھے، دونوں پرانہوں نے قرآن پڑھا، اس کے دو ماہ بعد بیوی حاملہ ہوئی، اور جوڑوں پیچے (لڑکا-لڑکی) پیدا ہوئے!!۔

کیس نمبر ۲۸:

ایک نوجوان کی زبان میں ہکلا ہٹ آگئی، یہاں تک کہ اس کی یہ حالت اس کے ساتھیوں، دوستوں اور اساتذہ کے سامنے پریشانی میں بنتا کر دیتی، قریب تھا کہ وہ مدرسہ ہی چھوڑ دے، اس ہکلا ہٹ کا بہت سے ماہرین سے علاج کرایا مگر کوئی

قابل ذکر نتیجہ برآمدہ ہوا، اللہ تعالیٰ نے اسے شرعی رقیہ پر عمل کی توفیق دی، لگاتار ایک سال رقیہ کرنے کے بعد اس کی فصاحت اور بر جنتگی کی پہلے جیسی حالت لوٹ آئی۔

کیس نمبر: ۲۹

ایک عورت کو تقریباً آٹھ سال سے دائیں ہاتھ کے پچھلے حصہ میں درد کی شکایت تھی! اس دوران کوئی بھی محنت کا کام کرنے پر اسے سخت تکلیف اٹھانی پڑتی، وہ بہت سارے سر کاری اور پرائیویٹ اسپتالوں میں گئی، اور گھر بیلو علاج بھی کیا، مگر اس سے کوئی فائدہ نہیں ہوا، شرعی رقیہ کے علاوہ ہر چیز کے بارے میں اس نے سوچا، مگر جب آخر میں خود سے رقیہ کرنا شروع کیا تو اسے اللہ کے فضل و کرم سے شفافیت گئی۔

کیس نمبر: ۳۰

ایک عورت کا ایک سیڈنٹ ہو گیا جس سے اس کی بڑی ٹوٹ گئی اور بعض دوسرے زخم اور چوت بھی آئی، چوں کہ وہ ذکر اور دعا کی پہلے ہی سے حریص تھی اس لئے ایک سیڈنٹ کے وقت جب وہ زمین پر پڑی تھی ٹوٹی ہوئی جگہ پر ہاتھ رکھا اور (بِسْمِ اللَّهِ) تمیں بار کہا۔ پھر (أَعُوذُ بِعِزَّةِ اللَّهِ وَقُدْرَتِهِ مِنْ شَرِّ مَا أَجِدُ وَأَحَذِرُ) سات بار کہا، اسپتال میں داخل ہونے کے بعد بھی بذات خود، اس کا شوہر، اور گھروالے

باری باری اس پر قرآن پڑھتے رہے، ہر دو دن بعد اسے نئی بیماری ہو جاتی، یا اسی مرض سے کوئی نیا معاملہ پیش آجاتا، ان تمام بیماریوں کے باوجود رقیہ پر مداومت کی وجہ سے اس کی تمام دشواریاں آسان ہو جاتیں، اور اس کا درد اور تھکاوت ختم ہو جاتی..... یہاں تک کہ ٹوٹی ہوئی ہڈی بھی پلاسٹر اور بینڈنگ کے بعد ایک ہفتہ کے اندر اچھی ہونے لگی، اس سرعت شفا سے ڈاکٹر تعجب میں پڑ گئے، یہاں تک کہ چند ہفتوں میں وہ اسپتال سے بصحبت و عافیت نکل گئی۔

کیس نمبر ۳۱:

ایک طالب علم اپنی تعلیم میں متفوق تھا، حصول علم میں بڑی کوشش کرتا تھا، مگر تھوڑے دنوں بعد اس سے اعراض کرنے لگا، مدرسہ سے لگاتار غائب رہنے لگا، اور نفیاٹی و جسمانی کمزوری کا احساس کرنے لگا، غلیمین رہنے لگا، اور مدرسہ چھوڑنے کا فیصلہ کر لیا، مگر ایک نیک مدرس نے اس کو رقیہ کرنے کی نصیحت کی اور کسی رقیہ کرنے والے کے پاس جانے کا مشورہ دیا، لڑکے نے اس کی نصیحت قبول کر لی اور رقیہ اپنیا تو اس کا نشاط اور تازگی لوث آئی، اور پہلے کی طرح مدرسہ واپس آگیا۔

وَصَلَّى اللَّهُ وَسَلَّمَ عَلَى نَبِيِّنَا مُحَمَّدٍ وَعَلَى آلِهِ وَصَحْبِهِ أَجْمَعِينَ۔

فہرست

صفحہ

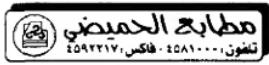
عنوان
۳	تقدیم (فضیلۃ الشیخ / عبد اللہ بن عبد الرحمن الجبرین)
۵	اہداء و تحریک
۶	مقدمہ
۸	نفیاتی امراض اور ان کا علاج
۱۲	بیماریوں سے نفس کا بچاؤ
۱۷	رقیہ کیا ہے؟
۱۸	شرعی رقیہ کیوں؟
۲۲	رقیہ کی مشرودیت
۲۳	کیا رقیہ کسی مخصوص متعین مرض کے لئے ہے؟
۲۹	رقیہ اور جائز علاج کرانا
۳۲	رقیہ کا فائدہ کب ہوتا ہے؟
۳۳	رقیہ کی شرطیں
۳۴	علامات و اشکال

صفحہ

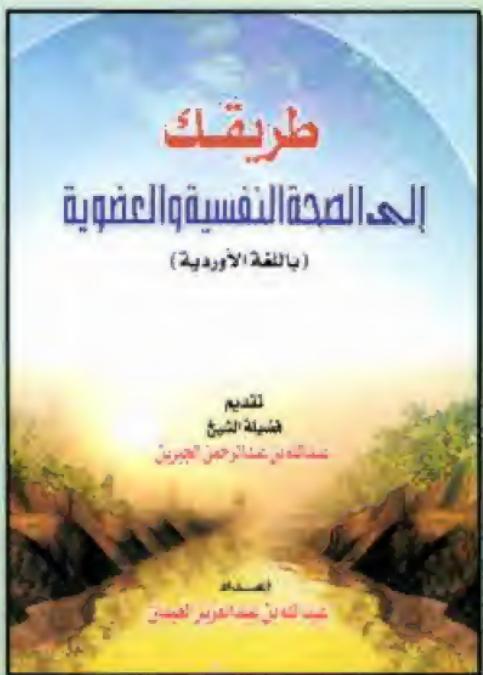
عنوانوں

۳۷ آپ خود اپنے معانچے ہیں
۳۸ رقیہ (جہاڑ پھونک)
۴۰ ملاحظات و تنبیہات
۴۳ رقیہ کی منفعت کے متعلق بعض واقعات





سلسلة
مطبوعات
المكتب
بغير
العربية
(٦٣)



المكتب التعاوني للدعوة والإرشاد وتوعية الجاليات بالشفا - ص.ب: ٢١٧١٧ - الرمز البريدي: ١١٤١٨ - الرياض هاتف: ٤٢٢٢٦٦٢٠ - ٤٢٠٠٦٢٠